قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ روپے
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۸۷ | ۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

عید الفطر کی تقریب پر دعوتِ عام

گزشتہ پرچہ میں عید الفطر کی دعوت کے متعلق مختصراً لکھا جاچکا ہے اب کسی قدر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ عید الفطر سے ایک روز قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ عید کے دن کوئی ایسی تقریب ہونی چاہیئے۔ جس کے ماتحت تمام مقامی احمدی مشترک کھانا کھائیں۔ اور لنگر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جاری فرمودہ متبرک سلسلہ ہے۔ وہاں سے غرباء اور مساکین کو کھانا دیا جائے۔ اس کے علاوہ جو دوست اپنا خرچ دے کر اس دعوت میں شریک ہونا چاہیں۔ انہیں بھی شامل کر لیا جائے۔ اس فہرست میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد میں جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی شامل کرنے کا اعلان فرمایا۔ گو وقت بہت تنگ تھا۔ مگر انتظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے کام شروع کر دیا گیا۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے انتظامات خاطر خواہ صورت میں مکمل نہ ہو سکے۔ تاہم قریباً ساڑھے چار ہزار احمدیوں کو عید کے دن شام کے وقت پلاؤ۔ آلو گوشت اور روٹی پر مشتمل کھانا کھلایا گیا۔ جس میں قلیل حصہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے خرچ دیا تھا۔ اور کثیر حصہ غرباء کا تھا۔ اسی شام کو مسجد اقصےٰ میں ایک مشترک دعوت کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ صحابی مدعو تھے ان کے علاوہ قرعہ اندازی سے مختلف محلہ جات میں سے بحصہ رسدی احباب کا انتخاب کیا گیا۔ اس دعوت میں قریباً چار سو احمدی شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اس دعوت میں شرکت فرمائی۔ اور کھانے کے بعد دعا فرمائی۔ جو مستحقین عید کی شام کے کھانے میں شامل نہ ہو سکے۔ یا غلطی رہ گئے۔ انہیں دوسرے دن صبح کو لنگر خانہ کی طرف سے کھانا بھجوا دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی تعداد جو مسجد اقصےٰ کی مشترک دعوت میں شامل ہوئے تین سو سے اوپر تھی۔ اس دعوت کا جنرل انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کے سپرد تھا۔ ان کے ساتھ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ بطور نائب مقرر تھے۔ غرباء کی فہرست کی تیاری جناب میر قاسم علی صاحب لوکل پریزیڈنٹ کے سپرد تھی۔ ذی استطاعت احباب کی طرف سے چندہ کی وصولی اور فہرستوں کی تیاری کا انتظام جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال کے ذمہ تھا۔ کھانا پکوانے کا انتظام جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری قائم مقام ناظر ضیافت نے کیا۔ اور کھانا تقسیم کرنے کا انتظام حضرت میرزا شریف احمد صاحب نے فرمایا۔ جن کے نائب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل تھے مسجد اقصےٰ میں مشترک دعوت کا انتظام جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے کیا۔ چندے سے ساڑھے تین سو روپیہ کے قریب رقم وصول ہوئی۔ باقی اخراجات نظارت ضیافت کی طرف سے ادا کیئے گئے۔ اس انتظام کی وجہ سے یہ عید قادیان میں اپنی قسم کی پہلی عید تھی۔ آئندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خیال ہے۔ کہ ہر عید الفطر کے موقعہ پر اس قسم کی دعوت کا انتظام کیا جایا کرے۔ اور بروقت انتظامات شروع کر کے یہ کوشش کی جائے۔ کہ جملہ مقامی احمدی اور مہمان اس میں شامل ہوں۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر دعوت کا انتظام نہیں ہوا کریگا۔ بلکہ قربانیوں کا گوشت ایسے اہتمام کے ساتھ تقسیم کرایا جایا کرے گا۔ کہ تمام احمدیوں کے گھروں میں پہونچ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۸ جنوری ۴ بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر چند روز کیلئے فیروزپور تشریف لے گئے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹ

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

معذرت

قبل اس کے کہ میں سماٹرا میں تبلیغ احمدیت کے متعلق کچھ عرض کروں۔ اپنے متعلق اظہارِ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس قدر عرصہ ہوا۔ احباب کی خدمت میں کچھ عرض نہیں کر سکا:۔

سفر جاوا

اب مفصل رپورٹ تو پیش کرنا مشکل ہے۔ نہایت اختصار سے عرض ہے۔ کہ مارچ ۱۹۳۳ء میں مولوی رحمت علی صاحب کی طرف سے مجھے جاوا بلایا گیا۔ گو مجبوریاں بھی درپیش تھیں مگر حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سفر کرنا مناسب سمجھا گیا چنانچہ میں ۱۴ اپریل ۳۳ء روانہ جاوا ہوگیا۔ وہاں سے مباحثہ کے بعد براستہ پاڈانگ کوتہ راجا کو روانہ ہونا مناسب سمجھا۔ اور ۵ مئی وہاں سے سماٹرا کو روانگی ہوئی:۔

پاڈانگ میں قیام اور مشین پریس

جماعت کے حالات اور بعض دیگر اہم امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے وہاں تین چار ماہ ٹھیرنا پڑا۔ اس عرصہ میں جہاں اللہ تعالٰے نے اور رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشی۔ وہاں ایک یہ کام بھی سرانجام پایا۔ کہ باوجود ناگفتہ بہ مالی مشکلات کے جماعت نے مشین پریس خریدا۔ گو یہ مشین چھوٹی ہے۔ تاہم اس سے جماعت کی اہم ضرورت پوری ہوگئی۔ اور آئندہ اس کی ترقی کی بہت امید ہے۔ جن احباب نے اس کام میں حصہ لیا۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مکرم محمد یوسف لاوغ ۱۵۰۔ روپیہ۔ (۲) مکرم ابوبکر صاحب داؤ جھسدی ۱۰۰۔ روپیہ (۳) مکرم گگنڈا ازکریا ۵۰۔ روپیہ۔ (۴) انکوڈمنگ صاحب ۱۰۔ روپیہ (۵) خاکسار ۱۰۔ روپیہ (۶) ارو صاحب ۵۰۔ روپیہ (۷) س۔ ل صاحب ۱۰۔ روپیہ۔ میزان کل ۳۸۰ روپیہ نمبر ۶ و ۷ دوست ابھی جماعت میں شامل نہیں۔ البتہ عقیدت رکھتے ہیں اللہ تعالٰے بیعت کی توفیق بخشے۔ یہاں کے ۳۸۰ روپے ہندوستان کے ۳۳۴ روپے کے برابر ہیں۔ مشین کی اصلی قیمت ۸۵۰ روپیہ تھی۔ لیکن ایک خاص وجہ سے ہمیں سستی قیمت پہ دستیاب ہوگئی۔ الحمدللہ

میدان اور لہوسوکن میں قیام

گو میں موٹر پر سفر کرنے کا عادی نہیں۔ کیونکہ اس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ تاہم جماعت کے کام کو مدِنظر رکھتے ہوئے میں نے پاڈانگ سے کوتہ راجا تک کا پہاڑی سفر بذریعہ موٹر ہی طے کرنا ضروری سمجھا۔ اور مختلف مقامات پر ٹھیرتا ہوا۔ اور خدا کا پیغام پہونچاتا ہوا میدان شہر پہونچا۔ وہاں تین دن ٹھیرا۔ اور تبلیغ کی۔ وہاں سے لہوسوکن پہونچا۔ ایک دن رہا۔ وہاں کا راجہ مخالف تھا۔ اس نے مجھے وہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔ قصہ لمبا ہے۔ آخر مجھے وہاں سے دوسرے دن روانہ ہونا پڑا:۔

گورنر سے ملاقات

دوسرے دن کوتہ راجہ پہونچا۔ دو تین دن مکان کی تلاش کی اور کام شروع کیا۔ کچھ دن بعد حاجی محمود صاحب نے لہوسوکن سے خط لکھا۔ کہ راجہ ان سے سختی سے پیش آرہا ہے۔ حتیٰ کہ سخت بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ انہیں گھر کے آدمیوں کے علاوہ دوسرے کسی شخص سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا اس غرض کے لئے ان کے گھر آسکتا ہے وغیرہ۔ اس خط کے ملنے کے بعد میں نے بعض احمدی دوستوں سے مشورہ کرکے گورنر سے ملاقات کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ ملاقات کی۔ اور اس کے بعد دوسرے دن لہوسوکن گیا۔ وہاں کے افسر سے بھی ملاقات کی۔ اس پر وہ لوگ جو احمدیت سے عقیدت رکھتے ہیں گھبرانے شروع ہوئے۔ اس طرح وہ سختی دور ہوئی۔ گو دوسرے امور میں ابھی تک بائیکاٹ جاری ہے:۔

کوتہ راجہ کو واپسی

اس کے بعد میں کوتہ راجہ واپس آگیا۔ ہم سے زائد اشخاص کو پیغام الٰہی پہونچایا۔ کچھ رسالہ جات اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مضامین لکھے۔ اور تبلیغی خطوط بھیجے:۔

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا خاص دن

اس سال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ۴۔ مارچ ۱۹۳۴ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ احباب کی سہولت اور غیر مسلم اصحاب کی آسانی کی خاطر ایک ٹریکٹ بھی شائع کرے گی۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ۴ مارچ ۱۹۳۴ء کو یوم التبلیغ منانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ اپنے غیر مسلم دوستوں کے سامنے اسلام ایسا قیمتی تحفہ اس عمدگی۔ اور خوبی کے ساتھ پیش کرسکیں۔ کہ وہ خوش ہوں۔ اور آئندہ اسلام کے متعلق ان کی دلچسپی بہت بڑھ جائے:۔

اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز شیریں زبان۔ اور عمدگی کلام ہے۔ چنانچہ تبلیغ کا فرض انجام دینے والوں کے لئے خدا تعالٰے نے ایک خاص حکم یہ فرمایا ہے۔ کہ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ یعنی جن لوگوں کو تم اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ۔ انہیں عمدگی۔ اور خوش کلامی سے مخاطب کرو۔ پس ہر احمدی کو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ اور کسی رنگ میں بھی کسی کے لئے باعثِ ملال نہیں بننا چاہیئے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

نومبائعین

اس عرصہ میں مندرجہ ذیل احباب داخلِ احمدیت ہوئے (۱) مکرم ارشد کوتہ راجہ (۲) برادرم سکرلون۔ برادر محترم حاجی محمود صاحب نے لہوسوکن سے مندرجہ ذیل احباب کے نام بیعت کے لئے بھیجے ہیں۔

(۱) تنکو عبدالجلیل۔ یہ صاحب علم اور جری شخص ہے۔ (۲) برادرم محمد طاہر (۳) تنکو راملا (۴) تنکو ماعون۔ (۵) برادرم عبدالغنی۔ (۶) مکرم محمد آدم (۷) برادرم احمد۔ ان کے علاوہ مکرم عبدالجلیل صاحب کی کوشش کے نتیجہ میں دو اور اشخاص داخل احمدیت ہوئے۔ (۸) تنکو داہی (۹) مت چارہ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالٰے ان دوستوں کو استقامت بخشے:۔

درخواست دعا

میں پہلے اپنے یہاں کے احمدی بھائیوں کے لئے۔ اور بعد میں اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالٰے ہم سب کے کاموں میں برکت دے۔ اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ خاکسار محمد صادق۔ از کوتہ راجہ۔ یکم دسمبر ۱۹۳۳ء:۔

قبولیتِ دعا کا ایک نشان

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ ان کے ایک ہندو دوست کی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہتی۔ وہ حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اس پر حضور نے دعا فرمائی۔ اور دوا کے متعلق مشورہ دیا تھا۔ اب انہوں نے اپنے ہندو دوست کے ہاں بچہ پیدا ہونے پر ان کا حسب ذیل شکریہ کا خط ارسال کیا ہے:۔

"بحضور چشمۂ رحمت، منبعِ فیوض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان۔

آج سے چند ماہ پیشتر خاکسار نے ایک درد بھرا عریضہ عاجزانہ حضور کی خدمت میں پیش کرکے دعا کے لئے مودبانہ التماس کی تھی۔ جس کے جواب میں آنحضور کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے آگاہ کیا تھا۔ کہ حضور نے چٹھی ملاحظہ فرمائی۔ اور دعا کی ہے۔ اللہ تعالٰے نے اپنے فضل اور آنحضور کی دعا سے خاکسار کو لڑکا عطا کیا ہے۔ اور میں بخوبی محسوس کر رہا ہوں۔ کہ یہ حضور کی دعا کا نتیجہ ہے۔ اب میری درخواست یہ ہے۔ کہ خدا سے مولود کی درازیٔ عمر، صحت و زندگی کے لئے مزید دعا فرما کر خاکسار کے حال پر رحم فرمائیں۔ اور جواب سے بھی مفتخر فرمایا جائے۔ شکریہ کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ نہ کیفیتِ قلب کا اظہار کرنے کے لئے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

”پیغام صلح“ پریشان کن معموں کی الجھن میں

جلسۂ قادیان میں شامل ہونے والوں کی تعداد

غیر مبایعین کی قابل رحم حالت

بیچارے غیر مبایعین کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ جماعت احمدیہ کو پیر پرستی کے طعنے دینے والوں کے ایوان میں اور رخنوں کے علاوہ ایک ”دماغی فتور کی وجہ سے معذور انسان“ کے دعاوی۔ اور تحریرات نے جو خطرناک ”تزلزل“ پیدا کر رکھا ہے۔ اس کے باعث ان سے ایسی ایسی مذبوحی حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ عام طور پر ہم نے انہیں ناقابل خطاب سمجھ رکھا ہے۔ اور سوائے کسی ایسی صورت کے کہ وہ خود کسی غلط بیانی اور دھوکہ دہی یا فتنہ پردازی کے مرتکب ہو کر ہمیں اس کے ازالہ کی دعوت دیں۔ عرصہ سے شاید ہی کبھی انہیں مخاطب کرنے کے قابل سمجھا گیا ہو اور آج کل تو ان لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ مبتلائے پریشانی اور وقف حیرانی دیکھ کر ہم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ رکھا ہے۔ اور اگر وہ سب کچھ نہیں تو بہت کچھ جانتے ہوئے جس کا خمیازہ یہ لوگ بھگت رہے ہیں۔ آپس میں دست و گریباں ہو رہے۔ اور درندوں کی طرح ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔ ہم خاموش رہے ہیں۔

جلسہ قادیان کے مہمان۔ اور ”پیغام صلح“

لیکن اس کا کیا کیا جائے۔ کہ ”جلسۂ قادیان کے مہمانوں کی تعداد“ غیر مبایعین کے لئے ”عجیب وغریب معمہ“ بن گیا۔ اور ان کے آرگن ”پیغام صلح“ کو مزید پریشانیٔ دماغ۔ اور انتشار قلب لاحق ہو گیا ہے۔ متواتر دو سال سے یہ غریب اپنی اندرونی الجھنوں اور کشمکشوں کے علاوہ اس غم میں گھلا جا رہا ہے۔ کہ ”جلسہ گاہ کی وسعت کے ذریعہ قائم شدہ حسن ظن بالکل غلط اور بے حقیقت ہے“۔ اور در اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ جلسہ میں اس قدر لوگ شریک نہیں ہوتے جس قدر کہ ”الفضل“ ظاہر کرتا ہے۔ قادیان میں آنے والے ”مہمانوں کی تعداد چھ سات ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی“۔ اور ”اس سال بھی بہت سا کھانا ضائع گیا ہے“۔

جلسۂ قادیان میں شریک ہونے والوں کی تعداد

عہد حاضرہ کے اس مسلم الثبوت ریاضی دان کے دعوے کی بنا اس امر پر ہے۔ کہ ”ریاضی کے ان قواعد کے ذریعہ جو دنیا میں رائج ہیں۔ اور جن سے ہر ایک سلیم العقل انسان کام لیتا ہے حساب کیا جائے تو مذکورہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد آدمی نہیں بیٹھ سکتے“۔ قطع نظر علم ریاضی میں غیر مبایعین کی بے نظیر قابلیت اور عدیم النظیر لیاقت کے ہم یہ کہنے کی جرأت کریں گے۔ کہ جلسہ گاہ میں چاروں طرف ۱۵۔۱۵ سیڑھیوں کی جو گیلریاں بنائی جاتی ہیں۔ انہیں کس دیانت کے ماتحت نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ پھر ”پیغام“ اس حقیقت سے بھی نا آشنا نہیں ہو سکتا۔ کہ قادیان میں جلسۂ مستورات بھی ہوتا ہے جس میں مردوں کی طرح مستورات بھی کثیر تعداد میں شامل ہوتی ہیں۔ انہیں سالانہ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں شمار نہ کرنے میں کیا حکمت ہے۔ پھر قادیان کے پانچ چھ ہزار احمدیوں کو جلسہ کے حاضرین میں کیوں شمار نہیں کیا جاتا۔ اگر ”پیغام صلح“ مذکورہ بالا امور کے پیش نظر اور اپنی ریاضی دانی کے دعاوی کو ایک لمحہ کے لئے فراموش کر کے غور کرے۔ تو بآسانی اس کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ جو تعداد جلسہ میں شامل ہونے والوں کی بیان کی جاتی ہے۔ اس میں قطعاً مبالغہ نہیں۔ اور اس بارے میں اس کے لئے خواہ مخواہ پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

غیر مبایعین کے جلسہ میں شریک ہونیوالوں کی تعداد

عجیب بات ہے۔ کہ ”جلسہ قادیان کے مہمانوں کی تعداد“ کے متعلق اس قدر چھان بین کرنے والے پیغام کو اپنے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد ظاہر کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ کیا ”پیغام صلح“ از راہ نوازش بتا سکتا ہے۔ کہ اب کے سابقہ جلسہ گاہ کو چھوڑ کر مسلم ہائی سکول کے صحن میں جلسہ منعقد کرنے کی وجہ علاوہ اس باہمی جنگ و جدال سے بچنے کے لئے محفوظ جائے پناہ تلاش کرنے کے جس کا خطرہ جلسہ سے پہلے ہی لاحق ہو چکا تھا۔ اور جس کا اظہار مختلف رنگوں میں کیا جا رہا تھا۔ کیا اس کا ایک باعث مہمانوں کو نسبتاً کم رقبہ میں مقید کر کے ان کی قلت کی ندامت کو چھپانا تو نہیں تھا۔ مرکز احمدیت کے جلسہ کے مہمانوں کو تو چھوڑ یئے۔ وہ تھوڑے تھے۔ یا بہت۔ لیکن کیا آپ اعداد و شمار کے رو سے یہ بتا سکتے ہیں۔ کہ لاہور کے جلسہ میں مختلف دیار و امصار سے آکر شریک ہونے والوں کی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ جلسہ میں بیعت کرنے والوں کی تعداد سے بھی کوئی نسبت رکھتی ہے۔ مگر یہ ملحوظ رہے۔ کہ صرف جلسہ میں شریک ہونے والے غیر مبایعین کو شمار کیا جائے۔ لال حسین جیسے بے مایہ اور کم علم انسان کے مقابل میں آپ کے رئیس المناظرین کی بیچارگی کا تماشا کرنے کے لئے آنے والوں کی پناہ نہ لی جائے۔ کیا شریفانہ طور پر اس راز کو جس پر ہر سال ایک نئے پردہ کی تہ چڑھا دی جاتی ہے۔ ظاہر کیا جائے گا۔ اور اس معمہ کو جو ترقی کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود ناقابل حل چلا آتا ہے۔ حل کیا جائے گا۔

در اصل ”پیغام صلح“ سے اس معمہ کا حل ہونا ممکن نہیں۔ جس کی ہر سال اس کے لئے ”پیچیدگیاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں“ کیونکہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی بے نظیر کامیابی۔ اور ارض حرم میں ہجوم خلق کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسے غیر مبایعین کے آتش حسد اور بغض میں جلے ہوئے دل بآسانی برداشت کر سکیں۔ پس ان کے لئے یہ بات ہمیشہ ہی معمہ بنی رہے گی۔

جلسۂ قادیان میں شامل ہونے والوں کی تعداد اور مولوی محمد علی صاحب

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ ”پیغام صلح“ تو ”جلسۂ قادیان کے مہمانوں کی تعداد“ کو ”ایک عجیب وغریب معمہ“ قرار دے کر مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ”کوئی قادیانی ریاضی دان ہیں۔ جو اس عجیب وغریب معمہ کو شریفانہ طریق پر حل کر سکیں۔ ہمارے حساب کے مطابق تو جلسہ گاہ کے رقبہ میں مذکورہ اضافہ سے صرف چند سو سامعین کے لئے مزید جگہ نکل سکتی ہے۔ ۱۹۳۲ء کے جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ سات ہزار سما سکتے تھے۔ اب کے ساڑھے سات ہزار حد پونے آٹھ ہزار سمجھ لیجئے۔ انیس ہزار یا بیس ہزار کے بیان کو شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا“۔ (پیغام صلح ۱۱۔ جنوری)

لیکن ”پیغام صلح“ کے ”حضرت امیر ایدہ اللہ“ کو جب اپنی ناکامی اور اپنے جلسہ کی بے رونقی پر پردہ ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو انہوں نے نہایت صفائی کے ساتھ جلسہ قادیان میں شامل ہونے کی تعداد بیس ہزار تسلیم کر لی۔ چنانچہ وہ اپنے ۵۔ جنوری کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۵۔ جنوری کے پرچہ میں چھپا ہے۔ فرماتے ہیں:-

”میں اس بات کو صحیح نہیں مانتا۔ کہ ہماری جماعت میں ترقی کوئی نہیں۔ خدا کے فضل سے ترقی ہے۔ اگر قادیان میں بیس ہزار آدمی جمع ہو کر پانچ چھ سو کو اپنی جماعت میں شامل کرتے ہیں۔ تو ہم ایک ہزار سے کم جمع ہو کر پچاس سے زائد اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ کام کرنے والوں کی نسبت سے ہماری ترقی کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے“۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام" کا معمہ مولوی محمد علی صاحب نے حل کر دیا

اب سوال یہ ہے کہ اگر بالفاظ "پیغام" قادیان کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے والوں کی تعداد کے متعلق "انیس ہزار یا بیس ہزار کے بیان کو شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ تو "پیغام" کے "حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب نے "اس شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری" کو پیش کر کے اس سے اپنی ترقی کا موازنہ نہ کرتے ہوئے یہ ڈھینگ کیوں ماری۔ کہ "ہ کام کرنے والوں کی نسبت سے ہماری ترقی کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے"۔ اگر ان کا بھی یہی اندازہ تھا۔ اور اسی ریاضی دانی کی بنا پر تھا۔ جس کا "پیغام صلح" کو دعوے ہے۔ کہ جلسہ "قادیان میں" ساتھ ہزار حد نہ آٹھ ہزار" سے زیادہ لوگ شریک نہیں ہوئے۔ تو دیانت و امانت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ ترقی کا موازنہ کرتے وقت وہ اتنی ہی تعداد پیش کرتے۔ مگر انہوں نے وہی تعداد پیش کی۔ جو ہم نے بیان کی تھی۔ کیا اس کی وجہ یہ سمجھی جائے۔ کہ انہیں "ریاضی دان" بننے کے لئے ابھی "مدیر پیغام" کی شاگردی کا فخر حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یا یہ کہ انہوں نے اپنی ترقی دکھانے کے لئے دیدہ دانستہ وہ تعداد پیش کی جسے وہ درست نہیں سمجھتے۔ خواہ کوئی صورت ہو۔ اس میں شک نہیں۔ انہوں نے اس معمہ کو نہایت صفائی کے ساتھ حل کر دیا تھا۔ جو "پیغام" نے "جلسہ قادیان کے مہمانوں کی تعداد" کے متعلق بعد میں پیش کیا۔ اور اپنے "حضرت امیر" کے بیان کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے پیش کیا۔ البتہ "پیغام صلح" کے لئے یہ معمہ پیدا کر دیا۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ بتائے۔ اس کے "حضرت امیر" نے بیس ہزار کی تعداد ریاضی دان نہ ہونے کی وجہ سے تسلیم کی۔ یا اپنے ساتھیوں کو تسلی دینے کے لئے "شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری" کو واقعہ کے رنگ میں بیان کیا۔

پیغام کے حضرت امیر کی ریاضی دانی کا کمال

اس موقعہ پر "پیغام صلح" کے "حضرت امیر" کی "ریاضی دانی" کے اس کمال کا بھی اظہار کر دیا جائے۔ جو انہوں نے مندرجہ بالا الفاظ میں کیا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ اپنے جلسہ میں شامل ہونے والوں اور اپنے ساتھ ملانے والوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہم ایک ہزار سے کم جمع ہو کر پچاس سے زائد اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں"

اب اس سے کوئی کیا سمجھے۔ کہ "ایک ہزار سے کم" اور "پچاس سے زائد" اصل میں کیا تعداد ہے۔ ایک ہزار سے کم تعداد کوئی اتنی بڑی تعداد نہ تھی۔ جو شمار میں نہ آ سکتی۔ اسی طرح "پچاس سے زائد" کی تعداد اور بھی زیادہ آسانی کے ساتھ شمار کی جا سکتی تھی۔ لیکن "حضرت امیر" نے جہاں بمقابلہ "پیغام صلح" اپنے جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کا ذکر کیا۔ وہاں اصل تعداد بتانے سے گریز کیا۔ ممکن ہے "پیغام صلح" کے نزدیک اس کی وجہ ان کا "ریاضی دان" نہ ہونا ہو۔ مگر ہم یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ ایم۔ اے کی ڈگری رکھنے کے باوجود علم ریاضی سے اتنے کورے ہیں۔ کہ ایک ہزار بلکہ پچاس تک کی بھی گنتی نہیں جانتے۔ اور "مدیر پیغام" کچھ عرصہ آریہ بن کر۔ اور آریوں کی صحبت میں رہ کر ہندوؤں کی ریاضی دانی کے اثر سے علم ریاضی میں ایسے ماہر ہو گئے ہیں۔ کہ غیر مبایعین میں ان کے پایہ کا کوئی ریاضی دان موجود نہیں ہے۔ براہ مہربانی اس معمہ کو بھی حل فرما دیا جائے۔

ہمارے خیال میں "حضرت امیر" نے ہزار سے کم اور پچاس سے زائد میں ایک خاص احتیاط کا پہلو مدنظر رکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ جلسہ میں دو تین شریک ہونے والوں پر "ایک ہزار" کا پردہ ڈال سکیں۔ اور "پچاس سے زائد" کہکر اپنی غیر محدود ترقی ظاہر کر سکیں۔ حالانکہ اس موقعہ پر ساتھ ملا لینے والوں کی پچاس سے زائد تو الگ رہا۔ پچاس تعداد بھی تب صحیح سمجھی جا سکتی ہے۔ جبکہ نام بنام فہرست شائع کر دی جائے۔

بہرحال "پیغام صلح" اس قسم کی فہرست شائع کرے یا نہ۔ اور اپنے جلسہ میں شریک ہونے والوں کی صحیح تعداد بتائے۔ یا نہ۔ مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ ان کے نزدیک بھی جلسۂ قادیان میں شریک ہونے والوں کی تعداد بیس ہزار بالکل صحیح ہے۔

ہم نے "پیغام صلح" کے معمہ کا نہایت مکمل حل اسی کے "حضرت امیر" کے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے جو ایک دو معمے عرض کئے ہیں۔ کیا "پیغام صلح" انہیں حل کرے گا۔ ہم ابھی کچھ اور معمے بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔

مسلمانوں کے خلاف جمعیۃ العلماء اور ہندوؤں کا اتحاد

دہلی کی جمعیۃ العلماء جہاں ایک طرف گاندھی جی کے ہر ایک حکم کے آگے نہ صرف خود سر تسلیم خم کرتی چلی آئی ہے۔ بلکہ اسلام کو بھی ان کی بے سروپا باتوں کے مطابق ظاہر کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ وہاں اس نے اپنا یہ بھی فرض سمجھ رکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے متحد نہ ہونے دے۔ اور عقائد کے اختلاف کی بناء پر باہمی جنگ وجدال اور کشمکش بپا رکھے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا جب مسلم لیگ نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ذاتی قابلیت۔ اور مسلمانوں کے متعلق اعلےٰ سیاسی خدمات کے پیش نظر انہیں اپنے سالانہ اجلاس کا صدر تجویز کیا۔ تو جمعیۃ العلماء نے محض اس بناء پر آپ کی مخالفت کی۔ کہ آپ احمدی ہیں۔ پھر اس مخالفت کو نہایت شرمناک حد تک پہونچا دیا۔ اور لیگ کے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی ہر ناجائز سے ناجائز حرکت کی۔ گو اس میں جمعیۃ کو سخت ناکامی کا موجب دیکھنا پڑا۔ مگر اہل جمعیۃ نے اپنے اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔

اب جبکہ سر آغا خاں کے ہندوستان میں تشریف لانے پر یہ تجویز کی گئی۔ کہ ان کی صدارت میں مسلم کانفرنس منعقد کر کے موجودہ سیاسی حالات پر غور کیا جائے۔ تو جمعیۃ العلماء نے ان کے خلاف بھی اپنا وہی حربہ استعمال کیا۔ چنانچہ ان کے آرگن "الجمعیۃ" نے لکھا:-

"دنیا جانتی ہے۔ کہ سر آغا خاں نہ قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ نہ اسلام کے کسی اصول سے انہیں اتفاق ہے۔ وہ اسمٰعیلی فرقہ کے پیشوا اور ایک مستقل مذہب کے بانی ہیں۔ ان کو نہ اسلام سے تعلق ہے۔ نہ مسلمانوں سے۔ اس لئے قدرتاً ان کو مسلمانوں سے ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ کیا مسلم کانفرنسیوں کو کوئی خدا کا ایسا بندہ نہیں ملتا۔ جو عقائد و اعمال کے لحاظ سے مسلمان ہو۔ اور مسلمانوں کی ہمدردی کا حقیقی جذبہ اپنے قلب میں رکھتا ہو۔ اگر غداری اور اجنبی اقتدار کی گرویدگی اس حد تک پہونچ گئی ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو اپنا قائد اور آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کا نمائندہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر براہ راست سر سیموئل ہور کو ہی اپنا نمائندہ کیوں نہ تسلیم کر لیا جائے"

اب غور کیجئے۔ اگر اختلاف عقائد کی بناء پر مسلمانوں کا سیاسی مسائل میں اتحاد جمعیۃ العلماء نے ناممکن بنا دیا۔ تو سوائے اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ مسلمان جو پہلے ہی قلت تعداد کی وجہ سے کچلے۔ اور اپنے حقوق سے محروم کئے جا رہے ہیں۔ انہیں برادران وطن ہمیشہ کی ذلت اور غلامی میں مبتلا کر دیں گے۔ اور ان کے پنپنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔

ہندو بھی اس بات کے منتظر بیٹھے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں انہوں نے جمعیۃ العلماء کے ارکان ایسے لوگوں کو اپنے مال و زر کے سہارے اس بات کے لئے کھڑا کر رکھا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں اتحاد نہ پیدا ہونے دیں۔ اور کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا رکھیں۔ وہاں جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ فتنہ پردازی کے لئے ان کے کارندوں نے کوئی شوشہ چھوڑا ہے۔ تو وہ ہمہ تن اس کی تائید وحمایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی جبکہ جمعیۃ العلماء نے سر آغا خاں کے خلاف علم فساد بلند کیا۔ ہندو اخبارات نے اسکی پیٹھ ٹھونکی چنانچہ "ملاپ" (۲۳ دسمبر) نے "الجمعیۃ" کے فتویٰ کی پُر زور تائید کرتے ہوئے لکھا:- "جہاں تک مذہب اور روایات کا تعلق ہے۔ بلا شک وشبہ سر آغا خاں مسلمان نہیں ہیں"

ہندوؤں اور جمعیۃ العلماء کے اس اتحاد سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے۔ ان کے مفاد کو تباہ کرنے اور ان کے اتحاد کو برباد کرنے میں دونوں گروہ ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

سیرت النبی کے جلسوں کی تحریک کا نتیجہ

یوم النبیؐ کی تحریک سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک بہت بڑی غرض یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام قومیں عموماً اور ہندو و مسلمان خصوصاً ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کی عزت وتکریم کرنا۔ اور ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا سیکھیں۔ چنانچہ نہایت معزز۔ بارسوخ اور اہل علم ہندو اصحاب سیرت النبیؐ کے جلسوں میں شریک ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خراج عقیدت ادا کرتے رہتے ہیں۔ اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ کہ دوسرے مواقع پر بھی شریف ہندو اس بات کے لئے تیار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حال میں جب امام حسن رضؓ کے یوم ولادت کی تقریب میں مسلمانان لاہور نے جلسہ منعقد کیا تو اس میں ڈاکٹر نند لال صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر نے سیرت النبیؐ پر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضمیمہ صفحہ ۱۴۴ رسالہ درود شریف (صفحہ ۱)

(۹) میاں محمد اسماعیل صاحب مالیرکوٹلوی مہاجر جلد ساز قادیان نے میرے پاس بیان کیا ہے۔ کہ جب میں ۱۹۰۲ء میں بیعت کی غرض سے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی۔ تو اس کے بعد اسی مجلس میں ایک دوست نے حضورؑ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا۔ کہ حضورؑ پر درود کس طرح بھیجا جائے۔ جس پر حضورؑ نے ان الفاظ میں درود بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ میاں محمد اسماعیل صاحب موصوف نے اس کے ساتھ یہ بھی ذکر کیا۔ کہ میں اس وقت سے انہی الفاظ میں درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔

خاکسار مرتب رسالہ ہذا عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ پر درود بھیجنے کے طریق کے متعلق سوال کے جواب میں جو عموماً یہ جواب دیا ہے۔ کہ آل محمد یا خلفاء محمد کے الفاظ میں مجھ پر درود بھی آجاتا ہے اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضورؑ کو اپنے آل محمد رسول اللہ اور خلیفۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے پر اسقدر یقین تھا۔ کہ اپنے متعلق درود کیلئے انہی الفاظ کو کافی سمجھا۔ بلکہ اس سے اس وحی الٰہی کی بھی عملی طور پر تفسیر ہوتی ہے۔ کہ قل اجی دنفسی من ضروب الخطاب۔ یعنی لوگوں کو کہدو۔ کہ میں تو اپنے آپ کو ہر قسم کے عزت کے خطابات سے الگ ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۰) پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا ہے۔ کہ حافظ محمد صاحب پشاوری (نابینا) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خدام میں سے تھے۔ کچھ عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے مسجد مبارک میں نماز پڑھاتے رہے ہیں۔

رسالہ درود شریف

قادیان دارالامان کے تمام تاجران کتب سے مل سکتا ہے۔ قیمت فی کاپی ۶/ فی ۳ کاپی ایک روپیہ۔ فی ۱۶ کاپی پانچ روپے۔ اور فی ۱۰۰ کاپی تیس روپے مقرر ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ جو بہر حال خریدار کے ذمہ ہوگا۔ تین روپے سے کم مالیت کی فرمائش خرید کے ساتھ قیمت پیشگی بھیجی جائے۔ تاکہ تھوڑی سی رقم پر وی پی کے مصارف نہ پڑیں۔

خاکسار

محمد احمد (مولوی فاضل) مبشر منزل

دارالفضل قادیان دارالامان

نوٹ:۔ جن احباب حصہ داران اشاعت کو ان کے حصہ کے رسالے نہ پہنچے ہوں وہ مہربانی فرما کر جلد منگوا لیں۔

صہ۲

بقیہ فہرست مضامین رسالہ درود شریف

صہ۳

بقیہ فہرست مضامین رسالہ درود شریف

اسماء بقیہ احباب حصہ داران اشاعت رسالہ ہذا

(۸۸) قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی بی اے بی ٹی قادیان (۸۹) سردار کرم داد خاں صاحب جمعدار پنشنر قادیان (۹۰) مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان (۹۱) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان (۹۲) ڈاکٹر عبید اللہ خاں صاحب بٹالوی لاہور (۹۳) میر محمد اسحاق صاحب فاضل قادیان (۹۴) صوفی عبد القدیر صاحب بی اے قادیان (۹۵) حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب قادیان (۹۶) شیخ غلام مجتبیٰ صاحب قادیان (۹۷) صاحبزادہ مسعود احمد خاں صاحب نبیرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۹۸) صاحبزادہ عباس احمد خاں صاحب (ایضاً) (۹۹) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی اے کوہ مری (۱۰۰) چودھری علی قاسم صاحب مولوی فاضل پسر خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ایم اے (۱۰۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار محمد اسمٰعیل عفی عنہ۔ مرتب رسالہ ہذا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ درود شریف

جن احباب کے پاس پہنچ چکا ہو۔ وہ تکلیف فرما کر اس ضمیمہ کے اوراق کو ان کی اپنی اپنی جگہوں میں رکھ کر انہیں اس رسالہ میں شامل کر لیں۔ اس طرح پر کہ فہرست مضامین والے دو ورقہ "گذارشات" والے دو ورقہ کے بعد رکھا جائے۔ اور ضمیمہ صفحہ ۱۴۴ والے ورق کو رسالہ درود شریف کے صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۱۴۵ کے درمیان رکھا جائے

خاکسار

محمد اسمٰعیل۔ عفا اللہ عنہ

نوٹ:۔ جن احباب کو درود شریف کے متعلق کوئی مزید روایت معلوم ہو وہ مہربانی فرما کر مجھے جلد اطلاع دیں۔

ضمیمہ صفحہ ۱۴۴ رسالہ درود شریف (صفحہ ب)

اور وہ صبح کی نماز میں التزام کیساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعا قنوت بالجہر پڑھا کرتے تھے۔ اور اسمیں روزانہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَحْمَدَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَحْمَدَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَحْمَدَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَحْمَدَ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ یہ واقعہ قریباً ۱۳۱۶ھ کا یعنی ۱۸۹۸ء کا یا اس کے قریب کا ہے۔ انہوں نے کوئی تین چار ماہ تک متواتر نماز پڑھائی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اور کبھی حضورؑ نے حافظ محمد صاحب کے اس طرح پر درود شریف پڑھنے کے متعلق کچھ نہیں فرمایا تھا۔ ایک دفعہ قاضی سید امیر حسین صاحب۔ حافظ احمد اللہ خاں صاحب اور (چودھری المعروف) بھائی عبد الرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ صاحب) نے ان سے کہا کہ درود اس طرح پر نہیں پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ جس طرح حدیث میں آتا ہے۔ اور نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ حافظ محمد صاحب کچھ تیز طبیعت کے تھے۔ انہوں نے اس بات کا یہ جواب دیا۔ کہ آپ لوگوں کا مجھی اس سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر منع کرنا ہوگا۔ تو حضرت صاحب اس سے مجھے خود منع فرما دیں گے۔ مگر حضورؑ نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا تھا۔ اور نہ ہی ان بزرگوں نے اس معاملہ کو حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حافظ صاحب بدستور اسی طرح نماز صبح میں دعا قنوت میں درود شریف بالفاظ مذکورہ بالا پڑھتے رہے۔ اس زمانہ میں ابھی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کر کے قادیان نہیں آئے تھے

اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

ضمیمہ صفحہ ۱۴۴ رسالہ درود شریف

کثرت درود شریف و استغفار حل مشکلات کا ذریعہ ہے

ماخوذ از مکتوب حضرت شاہزادہ حاجی عبد المجید خان صاحب لدھیانوی مبلغ طہران ملک ایران رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بطرف حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن۔ آمدہ از طہران مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء

حضرت شاہزادہ صاحب ممدوح لکھتے ہیں:۔

"جب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکا۔ تو حضورؑ نے فرمایا کہ مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کر کے سَو دو سَو دفعہ یا اس سے کم و بیش استغفار اور ایسا ہی سَو دو سَو دفعہ یا کم و بیش درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکاوے گا۔

چنانچہ ہر بات بندہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خواب میں لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے ماتحت حل مشکلات اور قضائے حاجات کی بشارت دے دیتا ہے۔ اور دن میں اس کا ظہور ہو جاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔"

اور صوفی نبی بخش صاحب سابق کلرک ریلوے لاہور نے میرے پاس بیان کیا کہ مجھے ۱۸۹۵ء میں ایک مشکل کے وقت نماز عشاء کے بعد تین سَو بار درود شریف پڑھنا الہاماً بتایا گیا۔ جس پر عمل کرنے سے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد جلد ہی بیعت کرنے پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ مگر اس کے ساتھ تین سَو بار استغفار کا اضافہ کریں۔ اور انہی ایام میں میں نے مسجد مبارک کی مغربی دیوار پر علاوہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ اور اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (قرآنی آیت) کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ لکھا ہوا دیکھا جو حضورؑ نے خود لکھوا دیا تھا۔ اور مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ لکھا ہوا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۱۸ پر اس الہامی فقرہ پر اعراب غلط چھپ گئے ہیں احباب درست کر لیں۔

فہرست مضامین رسالہ درود شریف

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کی پیشگوئیاں

اور

مخالفانہ حالات کے باوجود ان کا پورا ہونا

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے حسب ذیل تقریر ۲۷ دسمبر ۳۳ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی ؛ (ایڈیٹر)

مضمون کی تقسیم

معزز حضرات! میں نے اپنے مضمون کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سلسلہ احمدیہ کے لئے عظیم الشان ترقی کی پیشگوئیاں (۳) مخالفانہ حالات (۴) مخالفانہ حالات کے باوجود پیشگوئیوں کا پورا ہونا مضمون کو شروع کرنے سے پیشتر چند ایسی اصولی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جن پر میرے تمام مضمون کا دار و مدار ہے۔ اور جنہیں ذہن نشین کر لینے سے معمولی علم و فہم والوں کے لئے بھی اس کا سمجھنا آسان ہو جائے گا ؛

بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کی حالت

سب سے پہلے اصولی طور پر یہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کی بعثت کے وقت لوگوں کی عام حالت کیا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس یعنے لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے برو بحر میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ پھر اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فزین لھم الشیطٰن اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم (نحل ۸) یعنی اے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہم نے آپ سے پیشتر بھی لوگوں کی طرف نبی بھیجے تھے۔ جبکہ شیطان نے ان لوگوں کے اعمال کو خوب مزین کیا تھا۔ اور اب پھر چونکہ شیطان لوگوں کا دوست بن گیا ہے۔ اس لئے ہم نے اے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے بھیج دیا ہے۔

اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ انبیاء اس وقت آتے ہیں۔ جب انسانی اعمال میں شیطان کا خوب اثر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ نبی کے آنے پر لوگوں کے گند خوب نمایاں ہو جاتے ہیں ؛

انبیاء کی حیثیت

دوسری بات یہ معلوم کرنی ضروری ہے۔ کہ دعویٰ سے پہلے انبیاء کی حیثیت کیا ہوتی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قل انما انا بشر مثلکم اے لوگو میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہی ہوں۔ تیسری بات جس کا جاننا ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ عام لوگوں میں سے ایک شخص پر اللہ تعالیٰ اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے۔ جو اس کو ان تمام لوگوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔ گویا ایک طرف اس کی روح خدا سے کچھ حاصل کرتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ لوگوں کو الہیٰ فیضان پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جیسے فرمایا انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ۔ کہ میں ہوں تو تمہیں لوگوں میں کا ایک معمولی سا انسان مگر مجھ پر وحی الہیٰ نازل ہونی شروع ہو گئی ہے۔ جو مجھے تم سے ممتاز کر رہی ہے ؛

وحی کی اقسام

چوتھی یہ بات جاننا ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کی وحی کی اللہ تعالیٰ نے دو موٹی موٹی تقسیمیں کی ہیں۔ یعنے انذاری اور تبشیری جیسے فرمایا۔ انا ارسلناک بالحق بشیرا و نذیرا (بقرہ ۱۴) اے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ پر جو وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ حق ہے۔ اور اس کی دو ہی قسمیں ہیں۔ تبشیری اور انذاری

انبیاء کی مخالفت

پانچویں بات یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ جب وحی الہیٰ کا نزول ہوتا ہے۔ اور وہ مامور اپنی وحی کے مطابق لوگوں کو کلام الہیٰ سناتا ہے۔ تو ان کی طرف سے مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہ لیحزنک الذین یقولون فانھم لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون یعنے اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کی مخالفت میں یہ لوگ جو بیہودہ گوئیاں کرتے ہیں۔ ہمیں خوب معلوم ہے۔ کہ وہ آپکو تکلیف پہنچاتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ مخالفت آپ کی نہیں۔ اگر آپ کی مخالفت ہوتی۔ تو ہماری آیات کے نزول سے پہلے بھی کرتے۔ نزول آیات کے بعد ان کی مخالفت صاف طور پر بتاتی ہے کہ یہ درحقیقت آیات اللہ اور وحی الہیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔ نہ کہ آپ کی ذات کی مخالفت

تائید الہیٰ

چھٹی بات یہ ہے۔ کہ جب لوگ وحی الہیٰ کے نزول کے بعد انبیاء کی مخالفت میں زور لگانا شروع کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لئے اتر آتا ہے۔ جیسے فرمایا انا لننصر رسلنا۔ کہ ہم یقینی طور پر اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں ؛

نصرت الہیٰ کے طریق

ساتویں بات یہ ہے۔ کہ نصرت الہیٰ کے دو بڑے بڑے طریق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں

(۱) سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتیٰ یتبین لھم انہ الحق اولم یکف بربک انہ علیٰ کل شیء شھید (سورہ حم سجدہ ع ۶) یعنے ہم نبی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے لوگوں کو کئی قسم کے نشانات دکھائیں گے۔ بعض ارضی نشان ہونگے بعض سماوی اور بعض ان کی ذاتوں سے تعلق رکھیں گے۔ حتیٰ کہ حق ظاہر ہو جائے ؛

پھر فرمایا۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون۔ کہ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں۔ کہ ہم مخلوق کو ان میں سے نکال نکال کر ان کو کم کرتے جاتے ہیں۔ اور نبی کی جماعت میں شامل کر کے اس کو بڑھاتے جاتے ہیں۔ کیا اب بھی غلبہ انہیں کا ہے

پھر فرمایا۔ کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یعنے جب اللہ تعالیٰ کی مدد آتی ہے۔ تو لوگ باوجود سخت مخالفت کے فوج در فوج نبی کے سلسلہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور زمانہ کی حالت

اب میں ان سات امور کے تحت میں اپنا مضمون بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ تھی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی آتا ہے۔ تو لوگوں کی حالت نہایت گندی ہوتی ہے۔ اس اصل کو مدنظر رکھ کر حالت زمانہ کے متعلق میں ایک ایسا حوالہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس میں ہمارے اشد ترین دشمن نے لوگوں کی حالت نہایت خراب ہو جانے کا صاف طور پر اقرار کیا ہے۔ لکھا ہے :۔

"جب قضائے آسمانی میں کسی قوم کی دھجیاں اڑنے کے دن آتے ہیں۔ تو اس کے اعیان و اکابر سے نیکی کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔ اور اس کے صاحب اثر و نفوذ کی بد اعمالیوں کو اس کی تباہی کا کام سونپ دیا جاتا ہے۔ اور یہ خود اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں نقلی صوفیوں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا پاس۔ نہ شرع کی شرم۔ نہ عزت کا لحاظ۔ یہ ذی اثر اور با اقتدار طبقہ جس نے اپنے دام تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی۔ اب کچھ دنوں سے اس گروہ اشرار کی مشرکانہ سیاہ کاریاں اور فاسقانہ سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کی غیرت ساری اسلامی آبادی کا تختہ ان کے جرائم کے پاداش میں الٹ دے۔ تو وہ جنہیں کچھ بھی بصیرت سے حصہ ملا ہے۔ ذرہ تعجب نہ کریں"

(اخبار زمیندار ۱۳ اگست ۱۹۱۵ء منقول از راہنمائے تبلیغ)

اسی طرح رسالہ صوفی بابت ماہ جولائی ۱۹۲۵ء میں لکھا تھا۔

اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ منوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں

اپنی پامالی کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلمان ہیں۔ مگر ہم میں مسلمانی نہیں

دعوے سے قبل آپکی حالت

میں نے یہ عرض کیا تھا۔ کہ زمانہ کی حالت کے بعد ہم کو یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ دعوے سے پہلے مدعیان نبوت کی زندگی کا رنگ کیا تھا۔ تو اس کے لئے قرآن کریم نے فرمایا کہ وہ انما انا بشر مثلکم کے ماتحت عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہوتے ہیں۔ اس کے پیش نظر حضرت مسیح موعودؑ کی شخصیت حضور ہی کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) میں ایک گمنام اور اکیلا اور نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا۔ اور اس قدر کم حیثیت تھا۔ کہ قابل ذکر نہ تھا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶)

(۲) میں نے اپنے تئیں دیکھا۔ تو نہایت درجہ گمنام اور احد من الناس پایا۔ وجہ یہ کہ نہ تو میں کوئی خاندانی پیرزادہ اور کسی گدی سے تعلق رکھتا تھا۔ تا میرے پر ان لوگوں کا اعتقاد ہو جاتا اور وہ میرے گرد جمع ہو جاتے۔ جو میرے باپ دادا کے مرید تھے۔ اور کام سہل ہو جاتا۔ اور نہ میں کسی مشہور عالم فاضل کی نسل سے تھا۔ تا صدہا آبائی شاگردوں کا میرے ساتھ تعلق ہوتا۔ اور نہ میں کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ و سند یافتہ تھا۔ تا مجھے اپنے سرمایہ علمی پر ہی بھروسہ ہوتا۔ اور نہ میں کسی جگہ کا بادشاہ یا نواب یا حاکم تھا۔ تا میرے رعب حکومت سے ہزاروں لوگ میرے تابع ہو جاتے بلکہ میں ایک غریب اور ایک ویرانہ گاؤں کا رہنے والا اور بالکل ان ممتاز لوگوں سے الگ تھا۔ جو مرجع عالم ہوتے ہیں۔ یا ہو سکتے ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۷)

(۳) میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

(۴) میں تو براہین کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا۔ کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جسکا نام رجب علی تھا۔ میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی۔ اور میں اس کے پروف دیکھنے کے لئے اور کتاب چھپوانے کے لئے اکیلا امرتسر جاتا۔ اور اکیلا واپس آتا تھا۔ اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تو کون ہے (براہین پنجم)

(۵) میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا۔ اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور نہ مجھے یہ خواہش تھی۔ کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے نکالا۔ میں نے چاہا۔ کہ میں پوشیدہ رہوں۔ اور پوشیدہ مروں۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

یہ تو انما انا بشر مثلکم کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی دعوے سے پہلے کی سادہ زندگی کا حال حضور ہی کی زبانی سن لیا۔ غیروں کی طرف سے اس حالت کے اعتراف میں متعدد حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بخوف طوالت اس جگہ صرف ایک پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ ابو محمد مفتی محمد عبد الحق صاحب جو ان مفتیان کرام سے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتوے دیا۔ لکھتے ہیں:۔

"میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے۔ کہ وہ مسیح موعود مانا جائے کہ جس کو نہ علم نہ فضل۔ نہ خاندان نبوت سے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے۔ تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں"۔ فتویٰ صفحہ ۹

حضرت مسیح موعودؑ پر نازل شدہ وحی

امر چہارم کے ماتحت جو وحی آپ پر نازل کی گئی۔ وہ اپنے اندر انذاری پہلو بھی رکھتی ہے۔ اور تبشیری بھی۔ اور ان تمام پیشگوئیوں اور الہامات سے بعض پیشگوئیاں حضور کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق۔ اور پھر کئی ایک جماعت کی ترقی اور مخالفین کے تنزل کو واضح طور پر بیان کر رہی تھیں۔ اور پھر بعض کا ان میں سے کسی ملک کے ساتھ تعلق تھا۔ اور بعض کا بعض افراد کے ساتھ۔ اور بعض کا بعض بادشاہوں کے ساتھ۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامات تو ہزاروں بلکہ لاکھوں ہوئے۔ اور امر پنجم کے ماتحت لوگوں کی طرف سے مخالفت بھی سخت سے سخت ہوئی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فرمان پاک سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم کے مطابق ہر ایک پیشگوئی کی تصدیق کے لئے آسمانی نشان بھی ظاہر فرمائے۔ اور زمینی بھی۔ کہیں تو "زار روس کا عصا چھینا گیا" کی پاک وحی الٰہی کے موافق اور ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

زار روس جیسے عظیم الشان بادشاہ کی حالت زار کر کے آپ کی صداقت ثابت کی جاتی ہے۔ کہیں "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کے الہام کے موافق نادر خاں نامی ایک شخص کو نادر شاہ بنا کر اور اسے قتل کرا کر "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کا شور برپا کرا دیا جاتا ہے۔ کہیں طاعون اور زلزلوں کے ذریعہ زمین اور زمین والوں کے قلوب کو ہلا کر آپ کی پیشگوئیوں کی تصدیق کی جاتی ہے۔ کہیں ع

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کے مطابق علیٰ رغم انف دشمنان حق ایک پیارا اور اولوالعزم اور جلدی جلدی بڑھنے والا لڑکا عطا فرما کر قوموں کی برکت کا موجب اور اسیروں کی رستگاری کا سبب بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بڑی بڑی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر میں اسوقت صرف ان پیشگوئیوں کا ذکر کروں گا۔ جو یا تو بلا واسطہ اور نمایاں طور پر سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کا ثبوت پیش کر رہی ہوں۔ یا ہیں تو بالواسطہ مگر ان کا جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ترقی کی اقسام

سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے متعلق پیشگوئیاں بیان کرنے سے قبل میں ایک اور نہایت ضروری بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ترقی دو قسم کی یعنے روحانی اور دنیوی ہوتی ہے۔ اور ترقی کی یہ دونوں قسمیں انبیاء کی حالت اور شان کے موافق نمودار ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض انبیاء بمنزلہ آفتاب ہوتے ہیں۔ جو اپنے اندر جلالی پہلو نمایاں طور پر رکھتے ہیں۔ گو ان کی ابتدائی زندگی جمالی پہلو پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر آخر جلالی پہلو جمالی پہلو پر غالب آ جاتا ہے۔ اور بعض انبیاء بمنزلہ ماہ ہوتے ہیں۔ جو صرف جمال ہی جمال اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ان کی یہی تعلیم ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں تکالیف اٹھاؤ اور خوش ہو۔ اسی فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کی شناخت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ امر خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو نبی جلال اور جمال دونوں پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ دنیوی ترقی (جس کی انتہاء بادشاہت ہے) ان کی زندگی میں ہی ان کو دی جائے۔ اور عام طور پر یہ وہی انبیاء ہوتے ہیں۔ جن کو نئی شریعت دی جاتی ہے۔ تا وہ ان تمام امور پر بھی جو سیاست جہانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ عمل کر کے اور دوسروں کو عامل بنا کر اپنے سامنے ایک نمونہ قائم کر دیں۔ لیکن جو انبیاء محض جمالی شان کے مظہر ہوتے ہیں۔ ان کی ترقی کو جلالی شان کے مظہروں کی ترقی اور ان کے حالات پر قیاس کرنا اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کے مترادف ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انبیاء خواہ جلالی ہوں۔ خواہ جمالی۔ ان کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دنیا کا جو خدا تعالیٰ سے روگرداں ہو کر ہر قسم کے گناہوں اور عیبوں میں مبتلا ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس کر کے حقیقی مالک و خالق کے آستانہ پر جھکائیں۔ اور اگر وہ چند نفوس کی اصلاح بھی کر دیں۔ تو یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ پھر باوجود مخالف حالات کے لوگ بڑل جوں اس برگزیدہ کے گرد جمع ہوتے جاتے ہیں اس کے سلسلہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ لوگوں کو مختلف جہات سے لا لا کر اپنے پاک نبی کے گرد جمع کرتا جاتا ہے۔ اور یہی اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ اور یہی اس کے سلسلہ کی ترقی ہوتی ہے۔ مگر عام لوگوں کی عجیب کیفیت ہے۔ وہ پھر بھی یہی کہتے رہتے ہیں۔ لولا انزل علیہم کنز۔ کہ یہ خزانوں کا مالک اور بادشاہ کیوں نہیں۔ آخر غیور خدا اپنے جمالی رنگ کے انبیاء کو بھی بڑی بڑی حکومتوں اور بادشاہتوں کے وعدے دیتا ہے۔ جو ان کے متبعین کے ہاتھوں پورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوٰی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار ۲۶/۱۱ کہ انبیاء کی ترقی کی مثال اس درخت کی طرح ہوتی ہے۔ جو پہلے ایک بیج ہوتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے ایک تناور اور مضبوط درخت بن جاتا ہے۔ کیسا نادان ہے وہ شخص جو بیج ہی میں درخت کے پتے اور شاخیں اور پھل پھول دیکھنا چاہے۔

روحانی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو لیتا ہوں جو حضور نے روحانی ترقی کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ پھر ان پیشگوئیوں کا ذکر کروں گا۔ جن میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ جماعت بلحاظ افراد کے بھی بہت ترقی کر جائے گی۔

(۱) پہلی پیشگوئی جو میں اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ینصرک رجالاً نوحی الیہم من السماء یعنے ایسے لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اس میں یہ بتایا۔ کہ تیری جماعت کی روحانی حالت اتنی بلند ہوگی۔ کہ ان پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اس جماعت میں شامل ہونے والے تخلقوا باخلاق اللہ کے ایسے مظہر ہوں گے۔ کہ اللہ تعالٰے کا مکالمہ ان کے ساتھ شروع ہو جائیگا اس پیشگوئی میں کیسے صاف الفاظ میں ایک جماعت دیئے جانے اور پھر اس کی عظیم الشان روحانی ترقیوں کی بشارت دی گئی ہے۔

(۲) I Shall give you a large part of Islam. یعنے میں تجھے اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت دوں گا۔ اس میں بھی اسلام کا لفظ رکھ کر پاکیزہ اور مطیع جماعت عطا کئے جانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور انگریزی زبان میں الہام کر کے یہ بات ظاہر کی گئی ہے۔ کہ تیرے مطیع انگریزی بولنے والے یعنی دیگر ممالک کے لوگ بھی ہوں گے۔

(۳) بموجب حکم الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیعت کا اعلان فرمایا۔ تو اللہ تعالٰے کے وعدوں اور پیشگوئیوں کے موافق اس سلسلہ میں داخل ہونے والے لوگوں کی نسبت فرمایا۔ یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا

(۴) وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی چاروں اطراف میں روشنی پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ اور وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے۔ جو چاہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے

53

مخالف حالات

یہ پیشگوئیاں ایسی حالت میں کی گئی تھیں۔ جبکہ دنیا دہریت کی طرف مائل ہو چکی تھی۔ اور جو لوگ خدا کی ہستی کے قائل تھے۔ وہ بھی اس کی ہستی کا ایک ایسا بھیانک نظارہ دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے۔ کہ وہ غیروں کو توحید منوانے کی بجائے اپنوں کو بھی توحید سے متنفر کر رہا تھا۔ لوگ نزول الہام الٰہی کے قطعاً قائل نہ تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں:۔

"قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی۔ کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں۔ کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ اور قیامت تک باقی ہے۔ بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کی طرف سے وحی کے دعوے پر تکفیر کا انعام ملے گا۔ اور سب علماء متفق ہو کر درپئے ایذاء و بیخ کنی ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک بعد سیدنا جناب ختمی پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وحی الٰہی پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بالکل غیر ممکن ہے۔ کہ اب کسی سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہو۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک استفتاء تحریر کیا۔ اور تمام علماء ہند اور عرب کے اس پر دستخط کرائے۔ اس فتوے کے صفحہ ۱۳ پر ایک شخص مولوی محمد ایوب لکھتے ہیں جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو۔ اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے۔ یا نزول وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔

انجمن تائید الاسلام نے ایک ٹریکٹ لاہور سے شائع کیا۔ اس کا نام ہے۔ آئینہ مشن قادیانی اس کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے۔

" دیکھو فتوے علماء اسلام۔ من اعتقد وحیاً من بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کان کافراً باجماع المسلمین یعنے جو شخص بعد محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وحی کا دعوے کرے۔ وہ اجماع مسلمین کی رو سے کافر ہے"

ان ہر دو حوالوں سے یہ امر نہایت صفائی کے ساتھ ثابت ہے کہ علماء اسلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نزول وحی الٰہی کے دعوٰی کی وجہ سے کفر کا فتوے دیا۔ اور اس وقت وہ کسی رنگ میں بھی نزول وحی الٰہی کے قائل نہیں تھے۔

پیشگوئی کا پورا ہونا

ایسے خطرناک زمانے اور ایسی نازک حالت میں یہ اعلان۔ کہ میرے ذریعہ اللہ تعالٰے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔ جو وحی الٰہی سے مشرف ہوں گے۔ اور دنیا پر الٰہی نور پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔ کوئی معمولی اعلان نہ تھا۔ دنیا میں ہر مشکل سے مشکل کام آسان ہو سکتا ہے۔ مگر قلوب کو مسخر کرنا ظلمت کو نور سے بدلنا۔ اور غفلت شعار انسانوں کا وراء الوراء ہستی سے تعلق پیدا کر دینا بجز سچے اور برگزیدہ انبیاء کے کسی کے لئے ممکن نہیں۔ چنانچہ جب یہ اعلان کیا گیا۔ اس وقت ابنائے دنیا نے اسے ایک لاف اور صدا بصحرا کے برابر بھی نہیں سمجھا تھا۔ مگر آج اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے اس مجمع میں کئی ایک ایسے دوست موجود ہیں۔ جن کے اندر یہ پاک تغیر پیدا ہوا کئی احباب نے مجھ سے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ آتے تو ہم دہریہ ہوتے۔ میں نے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی معرفت "الفضل" میں اعلان کیا تھا۔ کہ وہ لوگ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق الہام یا کشوف ہوئے ہوں۔ وہ حلفیہ بیان کے ساتھ تحریر کر کے بھیج دیں چنانچہ بہت سے احباب نے اپنے الہامات وغیرہ لکھ کر بھیجے بھی ہیں۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ اس موقعہ پر ان میں سے بعض کا ذکر کروں۔ مگر مضمون کی طوالت اور وقت کی قلت اجازت نہیں دیتی۔ انشاء اللہ العزیز انہیں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔ احباب اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ اور اپنے الہامات و کشوف بھیجتے رہیں

ظاہری شان و شوکت اور ترقی کے متعلق پیشگوئیاں

روحانی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کرنے کے بعد اب میں وہ پیشگوئیاں بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالٰے نے ظاہری ترقی کے متعلق آپ پر ظاہر فرمائیں۔ اور باوجود مخالف حالات کے پوری ہو چکی ہیں۔ اس قسم کی چند پیشگوئیاں حسب ذیل ہیں۔ (۱) یعصمک اللہ من العدا۔ ویسطوا بکل من سطا (۲) یا عیسٰی انی متوفیک (۳) یظل ربک علیک ویغیثک ویرحمک وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہٖ الرحمٰن وا اجیحک واخرج منک قوماً۔ یعنے اللہ تعالٰے تجھے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہر ایسے شخص پر جو تجھ پر کسی قسم کا حملہ کرنا چاہے گا اس پر خود حملہ کرے گا۔ اے عیسٰی میں تجھے وفات دوں گا۔ تیرا رب تجھ پر اپنا سایہ رکھے گا۔ اور تیری مدد کرے گا۔ اور تجھ پہ رحم کرے گا اور اگر کوئی انسان بھی تیرے بچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ تو خود خدا اپنے فضل سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ میں تیری راحت کے سامان خود پیدا کروں گا۔ اور تجھے کبھی ضائع نہ کروں گا۔ بلکہ تیرے ذریعہ ایک پاک جماعت پیدا کروں گا۔

یہ میں نے چند ان الہامات کا ذکر کیا ہے۔ جو سلسلہ کی ترقی کیساتھ یوں تو بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے مطابق حضور علیہ السلام دشمنوں سے محفوظ نہ رہتے۔ تو پھر یہ سلسلہ بھی نہ رہتا۔

مشکلات کا ذکر الہامات میں

اب میں مختصراً ان مشکلات کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالٰے نے حضور کو قبل از وقت علم دیا۔ اور پھر ساتھ ہی تسلی بھی دی تھی۔ اور بعض ہدایات بھی دی تھیں۔

(۱) اذا نصر اللہ المومن جعل لہ الحاسدین فی الارض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) واصبر علیٰ مایقولون ۔ ۳ یریدون ان یطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔ ۴ نمزق الاعداء کل ممزق ۔ ۵ فلا تحزن علی الذی قالوا ۔ ان ربک لبالمرصاد ۔ ۶ اذ یمکر بک الذی کفر ۔ ۷ الفتنہ ھھنا ۔ الفتنہ ھھنا ۔ الفتنہ ھھنا ۔ ۸ لن ترضیٰ عنک الیھود والنصاریٰ ۔ ۹ یخوفونک من دونہ ۔ (۱۰) دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ۔ (۱۱) لاتخف انی لا یخاف لدی المرسلون (حقیقۃ الوحی) یعنی جب اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی مدد کرتا ہے تو دنیا میں اس کے حاسد بھی پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے آپ کو دشمنوں کی ایذا رسانی پر صبر کرنا چاہیئے ۔ تیرے حاسد اللہ کے نور کو اپنی لاف وگزاف اور منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہیں گے ۔ مگر اللہ اپنے نور کو ضرور پھیلائے گا ۔ اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا ۔ اس لئے ہم تاکیداً کہتے ہیں ۔ کہ منکرین کی بہلوات پر غمگین نہ ہونا کیونکہ تیرا رب تیرا محافظ ہے ۔ ایک شخص تیرے خلاف ایک بڑی سازش اور کوشش کریگا ۔ تیرے ملک میں فتنے کھڑے کئے جائیں گے ۔ یہود و نصاریٰ تجھ سے ہرگز نہ خوش ہونگے ۔ وہ تجھے خوب دھمکیاں دیں گے مگر ان کی پرواہ نہ کرنا ۔ کیونکہ تو خود ان کے لئے نذیر ہو کر آیا ہے ۔ ان کا کام کئے جا ۔ خدا ان کے حملوں کے جواب اپنے زور آور حملوں سے دیگا اور تیری صداقت ثابت کر کے چھوڑے گا ۔ خوف نہ کر کہ اللہ کے مرسلوں کو بجز اس کے کسی چیز کا خوف نہیں ہوا کرتا ۔

مخالفین کی شرارتیں

ان الہامات میں مختلف قسم کی تکالیف کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اور پھر ان تمام تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ رکھنے کا بھی ۔ مگر میں اس وقت مخالفین کی صرف تین قسم کی شرارتوں کا ذکر کرتا ہوں ۔ ۱ ان لوگوں نے قید کرانے کی کوشش کی ۔ ۲ پھانسی دلانے کی کوشش کی ۔ اور ۳ قتل کرانے کی کوشش کی ۔

قید کرانے کی کوشش

قید کرانے کی کوشش کا ذکر حضرت اقدس نے بایں الفاظ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ میں کیا ہے ۔

"کرم الدین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا ۔ اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں ۔ اور ناخنوں تک زور لگایا ۔ اور ان کو بڑی امید ہوئی ۔ کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے ۔ اور ان کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا ۔ کہ آتمارام نے اس میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی ۔ اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا ۔ اس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا ۔ کہ وہ آتمارام کو اس کی اولاد کے غم میں مبتلا کریگا ۔ چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سنایا ۔ اور ایسا ہوا ۔ کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اس کے مر گئے ۔ اور آخر یہ اتفاق ہوا ۔ کہ آتمارام سزاء قید تو مجھ کو نہ دے سکا ۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی ۔ مگر اخیر پر خدا نے اس کو اس حرکت سے روک دیا ۔ لیکن تاہم اس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا ۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا ۔ اور کرم الدین پر سزا قائم رہی ۔ اور میرا جرمانہ واپس ہوا ۔ مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے"

سبحان اللہ یہ تھا خدا کا زبردست حملہ جو اس نے مخالفین کے حملہ کے جواب میں کیا ۔ اور اپنے پیارے کی صداقت ظاہر فرمائی

پھانسی دلانے کی تدابیر

یہ تو قید میں ڈلوانے کی کوششوں کا حال تھا ۔ اب ذرا معاندین کی پھانسی دلانے کی تدبیروں کا ذکر بھی سن لیجئے ۔ حضور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۳۱ میں الہام یعصمک اللہ کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں ۔

خدا مجھے اب تمام آفات سے بچائے گا ۔ اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے ۔ کہ تو آفات سے بچ جاوے ۔ یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے ۔ جبکہ میں ایک زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا ۔ اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا ۔ نہ عداوت ۔ بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ میں نے کیا ۔ تو سب مولوی اور ان کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے ۔ ان دنوں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا ۔ اور اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا ۔ کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت کا دشمن ہے ۔ اور گالیاں نکالتا ہے ۔ بدتر سمجھتے ہیں کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں ۔ اور بعض اس دعا میں لگے رہے ۔ کہ پادری فتح پاویں ۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے ۔ کہ وہ مسجدوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے ۔ کہ اے خدا اس پادری کو فتح دے ۔ مگر خدائے علیم نے ان کی ایک نہ سنی ۔ نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے ۔ اور نہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوئیں ۔ یہ علماء ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کے لئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں ۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کے لئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا ۔ اور ایک دشمن خدا اور رسول کی مدد کی ۔ اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گذرتا ہے ۔ کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور ان کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے ۔ پھر کس نے مجھے اس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا ۔ حالانکہ ۹۰ گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گذر چکے تھے ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ اس نے بچایا ۔ جس نے ۲۵ برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا ۔ کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی ۔ اور کوشش کرے گی ۔ کہ تو ہلاک ہو جائے ۔ مگر میں تجھے بچاؤں گا ۔"

یہ پھانسی دلانے کی کوششوں کا مختصر سا ذکر تھا ۔ جس کی تفصیل تریاق القلوب اور کتاب البریہ میں دیکھی جا سکتی ہے

قتل کے منصوبے

اب میں قتل کی تدبیروں کا کچھ حال سناتا ہوں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب سراج منیر میں رقم فرماتے ہیں ۔

"آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہیں ۔ ان کی نسبت اب تک میرے پاس پچاس خط پہنچے ہیں ۔ بعض ان میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں ۔ اور بعض مسلمانوں کے خط ہیں ۔ جن کو ان مشوروں کی خبر ہوئی"

ان خطوط میں سے صرف گوجرانوالہ سے آئے ہوئے ایک خط کا مضمون حضور نے درج فرمایا ہے ۔ اور وہ یہ ہے

"اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا ۔ اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے ۔ اور وہ جو اس کے لئے جو نشان دہی کرے ۔ اور نیز جا سنا گیا ہے ۔ کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے ۔ اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ مثلاً ۔ لاہور ۔ امرتسر ۔ بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے منتخب ہوئے ہیں ۔ اور تجویز ہے ۔ کہ ۲۰ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو کر کسی شریر ظالم کو اس کام کے لئے مامور کریں ۔ تا وہ موقعہ پا کر قتل کرے ۔ چنانچہ ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے ۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائے گا" (سراج منیر صفحہ ۲۱)

یہ تو خط کا مضمون تھا ۔ اب بعض اخباروں کے مضامین بھی ملاحظہ ہوں ۔ اخبار آفتاب ہند مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء نے "مرزا قادیانی خبردار" کے عنوان کے ماتحت لکھا ۔

"مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے ۔ بکری کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے ۔ آج کل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں ۔ بس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہیئے ۔ کہ وہ بھی بکرید کی قربانی نہ ہو جاوے ۔"

رہبر ہند لاہور ۔ ۵ مارچ ۱۸۹۷ء نے لکھا ۔ "کہتے ہیں ۔ کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائیں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدی

ان اطلاعات کو آپ سراج منیر میں درج فرما کر یاعیسیٰ انی متوفیک کے الہام کو پیش کر کے لکھتے ہیں ۔

(۱) "اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا ۔ کہ لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے منصوبے کریں گے ۔ تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پا کر حق مشتبہ ہو جائے ۔ سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام عیسیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھکر اور وفات دینے کا ذکر کرکے اشارہ فرمایا ہے۔ کہ یہ منصوبے پیش نہیں جائیں گے۔ (صفحہ ۱۲)

(۲) "یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسٰے پر نازل ہوئی تھی۔ کہ ان کو پیش از وقت خبر دی جائے۔ کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہوں گے اور میں تجھ کو بچالوں گا۔ اسی غرض سے یہ الہام بھی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہے۔ کہ اس وقت قتل کے منصوبے کرنے والے یہودی تھے اب ہنود ہیں"

(۳) خدا نے اس وقت سے ۱۷ برس پہلے بتلا دیا۔ کہ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔ ہنود بھی اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گے۔ اللہ اکبر! اکیسی زبردست اور جلالی رنگ کی کیفیت نظر آتی ہے ایک قوم ہے جو نہایت منظم اور خطرناک طور پر دشمن ہے۔ ان کا ایک ممبر آریہ وہ شخص پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوتا ہے۔ وہ اس قدر غیظ و غضب میں آجاتی ہے۔ کہ قاتلانہ منصوبوں کو مخفی نہیں رکھ سکتی۔ بلکہ بذریعہ خطوط اور اخبارات علانیہ اعلان کرتی ہے۔ کہ ہم مرزا قادیانی کو قتل کردیں گے۔ اور بہت سے مسلم بچے زہر آلودہ مٹھائی کے ذریعہ ہلاک کر ڈالے جاتے ہیں۔ مگر عین ایسی جوش کی حالت میں اللہ کا مرسل اللہ کا جری اللہ کا نبی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف بڑے اور واضح الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ ہنود قتل کے منصوبوں میں ناکام رہیں گے۔ بلکہ اپنی اس زبردست پیشگوئی کے پورے ہونے کا اعلان کرکے کہ خدا تعالےٰ نے اس وقت سے ۱۷ سال پہلے بتلا دیا تھا۔ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ (قتل مسیح علیہ السلام) میں ناکام رہے ہنود بھی اپنے ارادہ (قتل مسیح محمدی) میں ناکام رہیں گے ان کے بھڑکے ہوئے جوشوں کو اور بھی بھڑکا دیتا ہے۔ مگر وہ باوجود سعی بلیغ کے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اللہ تعالےٰ ان کی آتش اشتعال کی خفیف سی حرارت بھی اس تک نہیں پہنچنے دیتا۔ ہر سعید انسان کو اس پروقت اور زندہ نشان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

صداقت مسیح موعودؑ کا ایک زبردست نشان

کہاں ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب جو کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جاؤ اور جا کر ان سے کہو۔ کہ تم تو کہتے رہتے ہو۔ کہ (حضرت) مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ مگر تمہارے پاس اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ ہنود قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اور اس وقت دیتے ہیں۔ جبکہ ان کا ہیرو اور ان کا ایک مذہبی لیڈر حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مارا جاتا ہے۔ مگر وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور تن تنہا میدان میں کھڑا للکارتا ہے۔ کہ ہنود تمہارے منصوبے میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اور تم مجھے ہرگز قتل نہ کرسکو گے۔ اور پھر باوجودیکہ ہنود اس کے قتل کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ مگر انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اور وہ بالکل ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ کیا یہ ایک زبردست پیشگوئی نہیں تھی۔ اور نہایت صفائی کے ساتھ پوری نہیں ہوگئی۔ اور کیا یہ خدا تعالےٰ کی عظیم الشان قدرت کا ایک چمکتا ہوا نشان نہیں ہے۔ اور کیا اس کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

مجھے حیرت ہے۔ اور میں جتنا بھی اس معاملہ پر غور کرتا جاتا ہوں میری حیرت ترقی کرتی جاتی ہے۔ جب کانگرسی گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو گورنمنٹ باوجود ہر قسم کا سامان حفاظت موجود ہونے کے متفکر و متردد نظر آتی ہے۔ مگر یہ بے سروسامان اکیلا اور تنہا انسان کروڑوں طاقتور مخالفوں کی مخالفت کو بھی خیال میں نہیں لاتا۔ روزانہ باہر سیر کو جاتا ہے۔ ہر قسم کے لوگ بغیر روک ٹوک کے برابر اس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ اس کو دھمکیوں کے خط پہنچتے ہیں۔ اخباروں میں قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ اپنے تو اپنے بعض شریف الطبع غیر بھی درخواستیں کرتے ہیں۔ کہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ اور اجنبیوں سے پرہیز کیا جائے۔ مگر وہ مرد خدا یہ اعلان کرتا ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بعض لوگ قتل کے ارادے سے آتے ہیں۔ مگر خود شہید صدق و صداقت بن جاتے ہیں

بلاواسطہ ترقی کے متعلق پیشگوئیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بالواسطہ ترقی کے متعلق چند پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کرنے کے بعد اب میں بعض ان پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے سلسلہ کی ترقی کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ اور باوجود مخالفانہ حالات کے پوری ہوئیں۔

اردت ان استخلف فخلقت آدم الخ کی تشریح میں آپ نے فرمایا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں تھا۔ براہین صفحہ ۴۹۳

اس وقت جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بالکل اکیلے تھے آپ کو جس دعا کی ضرورت تھی۔ وہ آپ کے حامی و ناصر خدا نے خود الہام فرمائی۔ کہ رب لا تذرنی فردا یعنی اے میرے رب مجھے اکیلا ہی نہ رکھنا۔ اس الہامی دعا کے مانگے جانے کا یہ جواب ملا۔ انی جاعلک للناس اماما یعنے اکیلا رکھنے کے کیا معنے ہیں تجھے نیک اور پاک لوگوں کا امام بناؤں گا۔ لوگ تیرے مقتدی ہوں گے

پھر الہام ہوتا ہے:-

وسع مکانک۔ یعنے اپنے مکانوں کو وسعت دینا شروع کرو۔ اس پر سوال ہوتا تھا۔ کہ مکانوں کو وسیع بنانے کی کیا ضرورت۔ اس لئے فرمایا۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یعنے تیرے پاس بڑی دور اور کثرت سے لوگ آیا کریں گے۔ پھر قدرتاً اور فطرتاً سوال ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جب اس قدر لوگ آئیں گے۔ تو میں اکیلا ان کا انتظام کس طرح کروں گا۔ اس کے متعلق الہام ہوا۔ یاتیک من کل فج عمیق یعنے جس طرح دور دور سے اور کثرت کے ساتھ لوگ آئینگے اس طرح دور دور سے اور کثرت کے ساتھ سامان بھی آئے گا۔ پھر فرمایا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ چونکہ اس کے ساتھ ہی مقتضائے بشریت سے یہ خیال آسکتا تھا۔ کہ جب اس کثرت سے لوگ آئیں گے تو ہوسکتا ہے کہ طبیعت میں گرانی و ملال پیدا ہو۔ اس لئے فرمایا۔ لاتصعر لخلق اللہ۔ کہ لوگ کثرت سے آئیں گے۔ مگر تم ملول نہ ہونا۔ اور ان سے اعراض نہ کرنا۔ چونکہ یہ کام کوئی دو چار دن یا ہفتہ دو ہفتہ یا دو چار سال کا نہیں۔ بلکہ سالہا سال کا تھا۔ مگر انسان کمزور ہے پھر کبھی بیمار بھی ہوتا ہے۔ کبھی کسی اور تکلیف سے متاثر ہو کر ملول بیٹھا ہوتا ہے۔ ایسے حالات رونما ہوسکنے کے باوجود یہ تاکید کہ کبھی لوگوں کے آنے پر ملول نہ ہونا ایک بہت بڑا کام ہے۔ اس لئے بطور تسلی فرمایا۔ ینصرک اللہ من عندہ۔ کہ اللہ آپ تیری مدد کرے گا۔

پھر چونکہ ضروری تھا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ مدد کرتا۔ تو بمطابق الہام اذا نصر اللہ المومن جعل لہ الحاسدین فی الارض۔ اس کے مخالف اور حاسد بھی پیدا ہو جاتے۔ اس لئے فرمایا۔ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ اب تمہاری مخالفت ضرور ہوگی۔ اور لوگ صرف معمولی مخالفت پر بس نہیں کریں گے۔ بلکہ قتل کے منصوبوں تک نوبت پہنچ جائیگی۔ مگر گھبرانا نہیں۔ انی متوفیک۔ وہ تجھے قتل نہیں کرسکیں گے میں ہی جب چاہوں گا طبعی طور پر وفات دونگا ہر قسم کے اعتراضوں سے تیری بریت ثابت کردوں گا تیرا بول بالا ہوگا۔ اور تیرے متبع دوسروں پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔

اس الہام میں مخالفین کے منصوبوں کا ذکر کیا۔ اور آپ کے محفوظ عن القتل رہنے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ پھر جماعت کی ترقی کا ذکر بھی کردیا۔ ایک سوال یہ ہوسکتا تھا۔ کہ ایک آدمی سے اتنی بڑی ترقی کس طرح ہوگی۔ تو الہاماً ترقی کی کیفیت بتائی۔ کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار ۲۶/۱۳۔ اس کی تشریح میں حضرت اقدس ہی کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ (۱) "دنیا میں سچائی ایک بیج کی طرح آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ جو پھل اور پھول لاتا ہے۔ اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔" (اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۱ء) پھر فرماتے ہیں حضرت اقدس (۲) "میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولیگا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

(۳) اور فرماتے ہیں۔ "خدا چاہتا ہے۔ کہ ان روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔

---

۲ یہی خدا کا منشاء ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔" (الوصیت صفحہ ۴) "مت خیال کرو کہ خدا تم کو ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگلی پرندوں اور دیگر حیوانات کی حفاظت کیلئے نئے قواعد

اعلانات نمبر ۱۸۶ تا ۱۸۸ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۴ء کی رو سے حکومت پنجاب نے زیر دفعہ ۱۳ قانون بابت حفاظت طیور و حیوانات جریہ ۱۹۳۳ء نئے قواعد تجویز کئے ہیں۔ جن کے نافذ ہونے پر صوبہ میں حیوانات کی بہتر حفاظت ہو سکے گی۔ یہ قواعد عوام کی اطلاع کے لئے پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۴ء میں شائع ہو گئے ہیں۔ اعلانات کے شائع ہونے کے چھ ہفتہ کے عرصہ بعد ان قواعد پر غور کیا جائیگا۔ اور ان کے متعلق اس عرصہ میں جو اعتراضات۔ نکتہ چینی اور تجویزیں موصول ہوں گی۔ ان پر بھی غور کیا جائیگا۔ ان قواعد کا موجودہ قواعد پر جو قانون جنگلات کے ماتحت بنائے گئے تھے۔ اور جن کا اطلاق مخصوص و محفوظ جنگلات تک محدود ہے۔ جو محکمہ جنگلات کے ماتحت ہیں کوئی اثر نہیں پڑتا۔

قواعد میں "بڑے شکار" اور "چھوٹے شکار" کے درمیان امتیاز رکھا گیا ہے۔ اٹک۔ جہلم۔ میانوالی۔ شاہ پور میں اڑیال کا شکار اور کانگڑہ اور انبالہ کے اضلاع میں خاص "بڑے شکار" کا مارنا سخت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں صرف ان شکاریوں کو شکار کرنے کی اجازت ہوگی۔ جن کے پاس شکار کا لائسنس صوبہ بھر کے لئے ہے اور ان کے لئے بھی لازمی ہوگا۔ کہ قواعد کی مکمل طور پر پیروی کریں۔

قواعد کے مطابق مندرجہ ذیل تین قسم کے علیحدہ لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ جن کی بابت فیس تین روپیہ سے بیس روپیہ تک مقرر کی گئی۔

۱۔ پنجاب نیٹنگ۔ نوزنگ اینڈ سیڈٹیرنگ لائسنس

۲۔ پنجاب شوٹنگ لائسنس اور

۳۔ پنجاب کنٹریکٹرز لائسنس جو جنگلی پرندوں اور حیوانات کے گوشت۔ چمڑے اور سینگوں کی خرید و فروخت کے متعلق ہوگا

گولی بارود سے۔ جال لگا کر۔ پھندا لگا کر یا کسی اور ذریعہ سے مادہ بچوں اور جوان ہرنوں۔ غزالوں اور بارہ سنگوں کے شکار کی سال بھر نہایت سخت ممانعت ہے۔ اندھیرے کے وقت مندرجہ بالا حیوانوں کے نروں کا شکار بھی منع ہے۔ جنگلی پرندوں کو جال یا پھندے لگا کر پکڑنا بھی سال بھر کے لئے منع ہے۔ سوائے اس صورت کے جس میں کہ قواعد اس امر کی اجازت دیتے ہوں۔ لائسنس حاصل کئے بغیر بازوں اور کتوں کے ذریعہ ہر قسم کے جنگلی پرندوں اور حیوانوں کا شکار بھی منع ہے۔

ان قواعد اور ان کے زیر تحت شرائط کی خلاف ورزی کرنے والے جرمانہ کے مستوجب ہونگے۔ جن کی مقدار پچاس روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں انہیں پہلی دفعہ جرم کرنے پر ایک ماہ تک کی قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے اگر وہ سزا یافتہ ہونے پر دوسری بار جرم کریں تو جرمانہ کی مقدار پانچ سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا بصورت ادا نہ کرنے جرمانہ کے تین ماہ تک کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ (از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حاجیوں کیلئے مفید ہدایات

حکومت ہند نے ہندوستانی حاجیوں کیلئے مفید ہدایات کے عنوان سے اردو میں ایک رسالہ ہندوستانی عازمان حجاز کے فائدہ کے لئے تیار کیا ہے۔ جس میں عازمان حج کے لئے مفید معلومات درج ہیں۔ مثلاً حج کے دوران میں مصارف کا تخمینہ۔ ریل اور جہاز کے کرائے۔ معتمد مطوفین اور مسافر خانوں وغیرہ کے نام اس رسالہ کی کاپیاں ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر نیز محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور سے مل سکتی ہیں (از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بیرونی ممالک کے نومبایعین سنہ ۱۹۳۳ء

نمبر	نام	ملک	نمبر	نام	ملک
۹۸۶	عیسیٰ	گولڈ کوسٹ	۱۰۲۱	بیلو اکسن	نائیجیریا
۹۸۷	فاطمہ	〃	۱۰۲۲	کسالو اکیتی بولو	〃
۹۸۸	عثمان	〃	۱۰۲۳	علیسن ادجو بیپریا	〃
۹۸۹	عبدالسلام	〃	۱۰۲۴	موطلبی آدباجو	〃
۹۹۰	سلیمان	〃	۱۰۲۵	شٹوکوکوئی	〃
۹۹۱	اسحٰق	〃	۱۰۲۶	شٹو آدلیکان	〃
۹۹۲	عبداللہ	〃	۱۰۲۷	یحیٰی اسانی	〃
۹۹۳	علیمہ	〃	۱۰۲۸	سنوسی دیلورا	〃
۹۹۴	نوح	〃	۱۰۲۹	جمیلہ آراسے ریمی	〃
۹۹۵	بوکر	〃	۱۰۳۰	صلاحت ٹیود	〃
۹۹۶	داؤد	〃	۱۰۳۱	فلیلالو آڈموٹیر	〃
۹۹۷	سلامت	〃	۱۰۳۲	سادت اگبی آنی	〃
۹۹۸	آدم	〃	۱۰۳۳	سادت ستودادے	〃
۹۹۹	محمد	〃	۱۰۳۴	بائن الوسی	〃
۱۰۰۰	عیسیٰ	〃	۱۰۳۵	سادتو آڈسے دولن	〃
۱۰۰۱	سعید	〃	۱۰۳۶	اشانی دو آرامی	〃
۱۰۰۲	یوسف	〃	۱۰۳۷	عبدالرحمٰن	〃
۱۰۰۳	ہارون	〃	۱۰۳۸	سانی اگبی	〃
۱۰۰۴	ای کے اسٹیڈو	〃	۱۰۳۹	جمیلہ راجی	〃
۱۰۰۵	ایس اے الدوی	نائیجیریا	۱۰۴۰	آشی آبو	〃
۱۰۰۶	ایشت اجوکے	〃	۱۰۴۱	آشیہ	〃
۱۰۰۷	ایلینۃ الکنگ	〃	۱۰۴۲	ربیعۃ ٹومور	〃
۱۰۰۸	حسین عیسیٰ	〃	۱۰۴۳	صابی ٹی ادلوبو	〃
۱۰۰۹	جیبیا ادریس	〃	۱۰۴۴	دلیمالو ایبا	〃
۱۰۱۰	ایس سے تجانی	〃	۱۰۴۵	رفاتو ادوٹوک	〃
۱۰۱۱	نعمت آجیون	〃	۱۰۴۶	ہوادو موپ	〃
۱۰۱۲	امینہ	〃	۱۰۴۷	اشاتو دینو	〃
۱۰۱۳	حبیبہ امیبی	〃	۱۰۴۸	ذکریا گبا ڈیبو	〃
۱۰۱۴	عبدالعزیز	〃	۱۰۴۹	محمد الاول	〃
۱۰۱۵	نفیست آڈیوک	〃	۱۰۵۰	یونس	〃
۱۰۱۶	آڈیوک قاسم	〃	۱۰۵۱	راجی	〃
۱۰۱۷	عبدالہادی بگرہ	〃	۱۰۵۲	سلامی اگنیباگو	〃
۱۰۱۸	حسین	〃	۱۰۵۳	علما اڈی آنی	〃
۱۰۱۹	یوسف	〃	۱۰۵۴	عبدالسلام	〃
۱۰۲۰	اسمٰعیل اکنی	〃	۱۰۵۵	یعقوب	گولڈ کوسٹ

نمبر	نام	ملک	نمبر	نام	ملک
۱۰۵۶	عبدو	گولڈ کوسٹ	۱۰۷۲	نوح	گولڈ کوسٹ
۱۰۵۷	علی	〃	۱۰۷۳	امینہ	〃
۱۰۵۸	یحیٰی	〃	۱۰۷۴	حلیمہ	〃
۱۰۵۹	ہارون	〃	۱۰۷۵	زینب	〃
۱۰۶۰	صالح	〃	۱۰۷۶	عائشہ	〃
۱۰۶۱	ادریس	〃	۱۰۷۷	سارہ	〃
۱۰۶۲	مصطفیٰ	〃	۱۰۷۸	رقیہ	〃
۱۰۶۳	علی	〃	۱۰۷۹	فاطمہ	〃
۱۰۶۴	آدم	〃	۱۰۸۰	فاطمہ	〃
۱۰۶۵	ایوب	〃	۱۰۸۱	میمونہ	〃
۱۰۶۶	یوسف	〃	۱۰۸۲	حسین	〃
۱۰۶۷	سلیمان	〃	۱۰۸۳	ہادا	〃
۱۰۶۸	عبداللہ	〃	۱۰۸۴	اسحٰق	〃
۱۰۶۹	محمود	〃	۱۰۸۵	براہیم	〃
۱۰۷۰	بکر	〃	۱۰۸۶	یوسف	〃
۱۰۷۱	شعیب	〃	۱۰۸۷	مریم	〃

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز معاصر ”الحکم“ و ”فاروق“ کے متعلق

جماعت احمدیہ کا فرض

معزز معاصر ”فاروق“ کے بند ہونے کے اعلان پر جو صدمہ ہوا تھا۔ اس کا ایک مختصر نوٹ میں اظہار کرتے ہوئے جہاں احباب جماعت کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا تھا۔ کہ وہ ہرگز فاروق کو بند نہ ہونے دیں۔ بلکہ اس کی خریداری اختیار کرکے اسے جاری رکھیں۔ وہاں جناب میر قاسم علی صاحب سے بھی گزارش کی گئی تھی۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ فاروق کو جاری رکھیں۔ اب ہمیں یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی۔ کہ جناب میر صاحب نے اخبار کو جاری رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور وہ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے پوری سعی و کوشش کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ کئی احباب جماعت نے ان کی حوصلہ افزائی کرنے میں حصہ لیا ہے۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی توجہ فرمائیں۔ اور نہ صرف فاروق خود خریدیں۔ بلکہ دوسرے احباب کو بھی خریدار بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ ”فاروق“ مالی مشکلات سے نجات پاکر اپنے فرائض خوش اسلوبی اور عمدگی سے ادا کر سکے ؎

پھر نہایت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ نئے سال سے نہ صرف معاصر فاروق نئے ارادوں اور نئی امنگوں کے ساتھ نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے نہایت ہی محبوب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات کی مبارک یادگار ”الحکم“ کو بھی جاری کرنے کی توفیق خدا تعالےٰ نے جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو بخشی ہے اور ”الحکم“ نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے معاصر موصوف کو تاریخ احمدیت میں جو شرف حاصل ہے۔ اس کا ذکر گو مختصر مگر نہایت جامع الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے اس مکتوب میں فرما چکے ہیں۔ جو الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا شرف ہے۔ کہ جہاں معاصر موصوف کو اس پر ناز کرنے کا بجا حق حاصل ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اس کی خاص طور پر قدر کرے جس کی صورت یہی ہے۔ کہ الحکم کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے اور اس کا حلقہ اشاعت وسیع کرنے میں پوری پوری کوشش کرے۔ تاکہ جماعت کی ترقی اور شان و شوکت کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا یہ پہلا آرگن بھی ترقی حاصل کرتا جائے ؎

امید ہے۔ کہ احباب الحکم کی خریداری اور اس کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے ؎

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء، ڈاکٹر استقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھر اسنے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہم دعوے اور یقین کی بنا پر ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زمان مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور احتیاط رجسٹرڈ کرا لیں۔ تاکہ دیگر دوافروشوں کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصل اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں ارلیعنو کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے۔ جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب ”محافظ اٹھرا گولیاں“ طلب کرکے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید

اصل قیمت فی تولہ سو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے صرف گیارہ روپے

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم بر عائت مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خالص اور طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز

دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ ہل بیل چکی یعنے خراس چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز چھڑائی کی مشینیں قیمہ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ پنجاب

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

پایوریا

دانتوں کے خون اور پیپ کا سب سے بہترین علاج۔ دانت ہلتے ہوں۔ درد کرتے ہوں۔ داڑھیں دکھ دیتی ہوں۔ گوشت خورہ ٹھنڈے پانی کا دانتوں اور داڑھوں کو لگنا دانتوں کے درمیان سے بدبودار رطوبت نکلتی ہو۔ کیڑہ لگ رہا۔ یا لگ چکا ہو۔ تو ان ادویات کو استعمال کرکے اپنے دانتوں کی حفاظت کریں۔ ورنہ ان موذی امراض کے بڑھ جانے سے بدہضمی۔ کھانسی۔ نزلہ زکام تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ بے نظیر ادویات ان جراثیم کو ہلاک کر ڈالتی ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں میں رہ کر اپنا کام کرتے ہیں۔ فقط والسلام

ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ ڈنٹل لوشن۔ ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل پوڈر

خاکسار فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان۔ جالندھر چھاؤنی۔ پنجاب

فن خیاطی پر بہترین تصنیف

جس کو ایک احمدی نے احمدیوں کے لئے تیار کیا ہے۔ فن خیاطی پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ جس کا نام مجموعہ حیات خیاطاں ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک شخص فن خیاطی کی حقیقت کو پا سکتا ہے۔ اور اس کتاب کا ہر ایک گھر میں ہونا بہت ہی مفید ہوگا۔ اس کتاب سے نہ صرف درزی ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر عام و خاص کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ اس کتاب کا مرتب انگلستان میں ماسٹر کٹر ہو کر کئی سال کامیابی سے کام کر چکا ہے ؎

ملنے کا پتہ

کے ڈین نمبر ۴۲ مال روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نہر سویز کے مقابلہ میں لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت فرانس اور ایران مل کر ایک اور نہر بنوانے والے ہیں جو بحیرہ روم کو خلیج فارس کے ساتھ ملا دے گی۔ اس نہر میں جہاز رانی بھی ہو سکیگی۔ علاوہ ازیں اس کے ذریعہ یورپ سے آنے والے جہاز بحیرۂ روم سے سیدھے خلیج فارس میں سے ہوتے ہوئے بحیرۂ عرب میں آسکیں گے۔ اور ان کو بحیرۂ قلزم کا چکر نہیں کاٹنا پڑے گا۔ جو اب نہر سویز میں سے ہو کر آنے میں کاٹنا پڑتا ہے۔ برطانی حلقوں میں اس نہر کی تجویز پر اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

سکرٹریٹ کے دفاتر موسم گرما میں شملہ میں منتقل نہ کئے جانے کا سوال جو حکومت ہند کے زیر غور تھا۔ ناگپور کی ایک اطلاع کے مطابق ترک کر دیا گیا ہے۔ اس لئے سکرٹریٹ کے تمام دفاتر حسب دستور شملہ جایا کریں گے۔ البتہ فیڈرل دستور اساسی کے بعد اس مسئلہ پر پھر غور کیا جائیگا۔

پانڈی چری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ صاحب دیواس کی حالت بھوک ہڑتال کی وجہ سے نازک ہو گئی ہے۔ اور وائسرائے کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ ان کی زندگی کی یہی صورت ہے کہ معاملات دیواس کا خاطر خواہ فیصلہ کیا جائے۔

جمعیت اقوام کے جنرل سکرٹری نے ہندو مہاسبھا کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے جمعیت اقوام صرف اسی وقت ذمہ وار ہے۔ جبکہ دو حکومتوں کے درمیان اس قسم کا معاہدہ ہو چکا ہو اور معاہدہ میں اقلیتوں کے تحفظ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہو۔ جمعیت کی کونسل کے عہد نامہ میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں جس کے ذریعے اختیار دیا گیا ہو۔ کہ وہ ایسے ممالک کی اقلیتوں کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے۔ جو ان معاہدوں کی دفعات کے ماتحت نہیں آتے۔ البتہ جب حکومت متعلقہ اس بات کی منظوری دے۔ تو جمعیت اقوام ایسے معاملات میں دخل انداز ہو سکتی ہے۔

بنگال میں صنعت نمک سازی کو فروغ دینے کے متعلق مسٹر ایس سی مترا رکن اسمبلی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ حکومت بنگال اور یوروپین تاجروں کا خیال ہے کہ بنگال میں نمک نہیں بنایا جا سکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے کبھی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اگر بنگال میں نمک تیار ہونے لگے۔ تو لوگوں کا افلاس بڑی حد تک دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بنگال میں قریباً اسّی لاکھ من نمک باہر سے آتا ہے۔

علاقہ سرحد کی فہرست جرائم میں پشاور کی ایک اطلاع کے مطابق بہت کچھ تخفیف ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں قتل کی ۵۳۷ ڈاکہ کی ۱۶۴ اور سرقہ کی ۲۳۳۲ وارداتیں ہوئی تھیں۔ مگر ۱۹۳۳ء میں علی الترتیب ۴۹۱- ۹۶ اور ۱۸۵۳ وارداتیں ہوئیں۔

جاپانی وفد کے دو ارکان حکومت جاپان کے محکمۂ خارجہ کے سرکاری نمایندوں کی حیثیت سے کابل روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو پختہ بنایا جائے۔ کیونکہ جاپان اس اطلاع کا منتظر ہے کہ کابل میں اس کی سفارت کب قائم ہوگی۔

محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ وہ زائرین جو عراق کے راستہ حجاز جانا چاہتے ہوں ان کے متعلق حکومت عراق کے زور دینے پر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پاسپورٹ جاری کرنے والے حکام کسی زائر کو پاسپورٹ نہ دیں۔ جب تک وہ اس امر کا سارٹیفکیٹ پیش نہ کرے۔ کہ اس نے چیچک کا ٹیکہ اور ہیضہ کا ٹیکہ کم از کم دو دفعہ لگوایا ہوا ہے۔ اور سارٹیفکیٹ بھی صرف وہی منظور ہونگے۔ جو سول سرجنوں اور ڈسٹرکٹ میونسپل میڈیکل افسران صحت عامہ نے جاری کئے ہوں۔

پنجاب گورنمنٹ نے مالکان اراضی اور کاشتکاروں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ گجرات اور شاہ پور وغیرہ میں جہاں اجناس کے نرخ ان نرخوں سے کہ جن کا بندوبست کے وقت اندازہ کیا گیا تھا بہت گر گئے ہیں۔ فصل خریف کے مالیہ میں دو لاکھ اسّی ہزار روپیہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

روس کی کمیونسٹ پارٹی نے ماسکو کی ایک اطلاع کے مطابق ساڑھے سات لاکھ ممبروں کو کمیونزم کے اصول کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے اپنی پارٹی سے نکال دیا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق پال گھاٹ سے ۱۵ر جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ جب وہ اچھوت ادھار کے سلسلہ میں وہاں پہونچے۔ تو مقامی سناتنیوں نے سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا اور "گاندھی جی واپس چلے جاؤ" کے نعرے بلند کئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے یکم دسمبر سے تیسرے درجہ کے کرایہ میں جو تخفیف کی ہے۔ اس کے سلسلہ میں نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تخفیف کے کرایہ کے بعد پہلے ہفتہ میں سال گذشتہ کے اس ہفتہ کے مقابلہ میں مسافروں کی تعداد میں ۱۶ فیصدی کا اضافہ ہو گیا۔ مگر آمدنی ۹ء۳ فیصدی کم ہوئی ہفتہ مختتمہ ۱۶ دسمبر میں بھی مسافروں کی تعداد میں ۱۶ء۳ کا اضافہ ہؤا۔ مگر کرایہ کی آمدنی میں ۶ء۴ کی کمی رہی۔ یہ تجربہ چھ ماہ تک جاری رہے گا۔

حکومت جرمنی نے شروع سال سے اہل جرمن سے وہ ٹیکس دور کر دیا ہے جو انہیں غیر ممالک میں جانے پر ادا کرنا پڑتا تھا۔

ہندو بیواؤں کے گذارہ کا بل جو دیوان ہربلاس شاردا کی طرف سے اسمبلی میں پیش ہے۔ اور جسے گذشتہ سال رائے عامہ دریافت کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق نئی دہلی سے ۱۵ر جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ تمام صوبجاتی حکومتوں نے اسے غیر ضروری بتاتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔

ریزرو بنک کے متعلق دہلی کے سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بل کے پاس ہونے کے ایک سال کے اندر اندر قائم ہو جائے گا۔

سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب نے ۱۵ر جنوری کو گجرات میں کوآپریٹو سوسائیٹیوں کے ممبران کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو زراعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور سائنٹیفک ایجادوں کی روشنی میں اسے ترقی دینی چاہیئے۔

واشنگٹن کے ایوان نمایندگان نے ۱۶ر جنوری کو فنانس کارپوریشن کی از سر نو تنظیم کے متعلق پریزیڈنٹ روزرویلٹ کا بل جس کی اہم دفعات حسب ذیل ہیں۔ پاس کر دیا ہے۔ ا۔ تمام فیڈرل ریزرو سونا سرکاری خزانہ میں داخل کر دیا جائیگا۔ اور فیڈرل ریزرو سسٹم کو سونے کی جگہ اس کے مساوی ڈالروں میں قرض دیا جائے گا۔ ب۔ وزیر خزانہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ پریذیڈنٹ کی منظوری کے ساتھ امریکہ میں اور امریکہ سے باہر جتنا چاہے۔ سونا خرید لے۔ ج۔ وزیر خزانہ کو اختیار ہوگا کہ وہ پبلک قرضہ کے سود کی ادائیگی کا انتظام کرے۔ اور ایکسچینج کے توازن کی خاطر اندرون و بیرون ملک میں سونا فروخت کرے۔ اس کے مطابق امریکہ نے طلائی سکہ بھی ترک کر دیا ہے۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برٹش گورنمنٹ یہ کوشش کر رہی ہے کہ تمام برٹش ایمپائر آئرلینڈ کے خلاف تجارتی بائیکاٹ شروع کر دے۔ ابھی تک یہ تجویز زیر غور ہے۔ اور نوآبادیات کی رائے طلب کی جا رہی ہے۔ اگر نوآبادیات نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ تو آئرلینڈ سے وہ تمام تجارتی مراعات واپس لے لی جائیں گی۔ جو اسے اوٹاوہ پیکٹ کے رو سے حاصل ہیں۔

کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے ہندو مہاسبھا نے ایک ڈیپوٹیشن یورپ بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ جس میں پنڈت مالویہ۔ پنڈت نریندر ناتھ اور مسٹر چنتامنی وغیرہ شامل ہونگے۔ یہ وفد غالباً اپریل کے آخر میں ہندوستان سے روانہ ہوگا

نئی دہلی سے ۱۶ر جنوری کی اطلاع ہے کہ قطب روڈ سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر بیری کے کھنڈرات میں زمانہ متوسط کی دہلی کی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی